انڈویجوئل لینڈ

جہاں ہر فرد کی اہمیت ہے

کے بارے میں اور (FIRM) کیلئے ہینڈ بک

F I R M

آزاد — خودمختار — ذمہ دار — میڈیا

تعاون

فریڈرک نومین فاؤنڈیشن فار فریڈم

انڈ و یجوئل لینڈ

جہاں ہر فرد کی اہمیت ہے

آزاد، خود مختار، ذمہ دار، میڈیا

یعنی

Free Independent Responsible Media (FIRM)

کے بارے میں اور (فرم) کیلئے ہینڈ بک

تعاون

فریڈرک نومین فاونڈیشن فار فریڈم

مدیر اعلیٰ: گلمینہ بلال احمد

محققین: میاں اعتصام وحید، ذوالفقار حیدر، محمد ذیشان خان، عمار ظفر اللہ، فضل شیر

عکاسی اختر شاہ (شاتون)

مصنف اس تحقیق کیلیئے مالی امداد فراہم کرنے پر فریڈرک نومین فاونڈیشن فار فریڈم کا شکر گزار ہے۔ سول سوسائٹی کے مختلف طبقات کی معاونت کے بغیر اس ہینڈ بک میں دی گئی معلومات کی اشاعت ناممکن تھی۔ تمام تر اعانت کے باوجود مدیر اعلیٰ کسی بھی قسم کی سہو کی ذمہ داری قبول کرتی ہے۔

انڈویجوئل لینڈ

جہاں ہر فرد کی اہمیت ہے

مکان نمبر 12-B، سٹریٹ نمبر 26

F-8/1، اسلام آباد، پاکستان

ٹیلی فون نمبر: +92 51 2 25 34 37, 2 25 34 38

ای میل: info@individualland.com

ویب سائٹ: www.individalland.com

تعاون:

فریڈرک نومین فاونڈیشن فار فریڈم

پوسٹ بکس نمبر 1733

اسلام آباد، پاکستان

ٹیلی فون: +92 51 2 27 88 96, 2 82 08 96

فیکس: +92 51 2 27 99 15

ای میل: pakistan@fnst.org

ویب سائٹ: www.southasia.fnst.org

آئی ایس بی این 978-969-9582-03-5

تعداد اشاعت: 1,000

اسلام آباد 2011ء

فہرست مضامین

تعارف 4

باب اول
فرم کیا ہے؟ 6

باب دوئم
سنسنی خیز یا زرد صحافت 16

باب سوئم
صحافت کے پیشہ وارانہ اور اخلاقی معیارات 25

باب چہارم
صحافیوں کی ذمہ داریاں 32

باب پنجم
پاکستان میں جنگ و سانحہ کی رپورٹنگ اور اس کی اہمیت 35

باب ششم
پاکستان میں صحافت کے معیار میں بہتری لانے کے اقدامات 42

باب ہفتم
میڈیا کے ساتھ عوام الناس کا تعلق 53

باب ہشتم
میڈیا کو منظّم کرنا 57

ضمیمہ الف: انڈ ویجوئل لینڈ کی طرف سے منعقد کی جانے والی سرگرمیوں کی فہرست 71

ضمیمہ ب: اس ہینڈ بک کیلئے اہم ریسورس پرسنز کے کوائف 72

تعارف

اس سے پہلے کہ ہم آزاد، خودمختار اور ذمہ دار میڈیا (فرم FIRM) کے تصور اور اثرات پر بحث کریں، آیئے مندرجہ ذیل سوالات کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں:

فرم کی ضرورت کیوں؟

- ☆ ایک ایسے ملک میں جو مسلسل آمریت کا شکار رہا اور اس میں آزادی اظہار پر مضحکہ خیز قسم کی پابندیاں عائد رہیں کوئی بھی شخص آزاد میڈیا کیلئے دیئے جانے والے دلائل سے پہلو تہی نہیں کرسکتا۔
- ☆ کوئی شخص میڈیا پر حد سے زیادہ پابندیوں یا کنٹرول سے صرف نظر نہیں کرسکتا۔ لیکن ایسا صرف وہیں ہوتا ہے جہاں ہم برف کی پتلی تہ پر پھسل رہے ہوتے ہیں ورنہ آزاد میڈیا ذمہ دار میڈیا کے مترادف ہے۔
- ☆ میڈیا زندگیوں میں ایک وسیع کردار ادا کرتا ہے۔ یہ ہمیں ہمارے اردگرد کی دنیا کے متعدد پہلوؤں کے بارے میں جن میں سیاسیات، معاشیات، سپورٹس اور انٹرٹینمنٹ وغیرہ شامل ہیں، معلومات فراہم کرکے ہمیں اپنے اردگرد کی دنیا کو سمجھنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔
- ☆ اسی کے ساتھ میڈیا کو بہت سے مسائل کا سامنا ہے جن میں خفیہ و اعلانیہ سنسرشپ سمیت حکومت کا اثر ورسوخ، میڈیا میں تعصّبات، مارکیٹ کا دباؤ شامل ہیں جو میڈیا کی اجارہ داری پر حاوی ہیں۔
- ☆ فرم کا تصور ایک ایسی کوشش سے عبارت ہے جو فرائض کی انجام دہی کے دوران صحافیوں کو پیش آنے والے اندرونی اور بیرونی دونوں قسم کے مسائل پر مرکوز ہے۔

بازدعویٰ: میڈیا کے بارے میں بحث ایک اعتدال پسند تناظر میں کی جائے گی۔

تعارف

اعتدال پر مبنی منظر نامہ کیا ہے؟

☆ لبرل ازم آزادی پر یقین اور مواقع تک یکساں رسائی کا نام ہے۔

☆ اعتدال پسند افراد ایسے میڈیا پر یقین رکھتے ہیں جو ہر قسم کے تعصّبات اور امتیاز سے پاک ہو۔

☆ وہ ایسے میڈیا پر یقین رکھتے ہیں جو سماجی، اقتصادی، سیاسی اور ثقافتی معنوں میں ہر لفظ کی حرمت کا پاسدار ہو۔

☆ اعتدال پسند معاشرے میں اس بات کا کوئی تصور نہیں کہ کوئی شخص 'نفرت آمیز تقریر' کرے کیونکہ وہاں قوانین اور قواعد وضوابط کے تحت اس پر گرفت کی جاسکتی ہے۔اسی چیز کا اطلاق میڈیا پر بھی ہوتا ہے۔

فرم پر کتاب کیوں لکھی جائے؟

☆ عصر حاضر میں معاشرے جوں جوں ترقی کر رہے ہیں، معلومات کے ذرائع میں ہم آہنگی، نظم اور توانائی کی ضرورت میں اضافہ ہو رہا ہے۔اس کا کسی بھی معاشرے کے ارتقاء میں ایک کلیدی کردار ہے۔

☆ لیکن اس سے پہلے کہ میڈیا کسی معاشرے کے مسلسل ارتقاء میں اپنا کردار ادا کرے، اس کیلئے خود اپنی بہتری کے عمل سے گزرنا لازمی ہے۔ یہ کتاب اس سمت کی جانب ایک چھوٹا سا قدم ہے۔

I۔ فرم کیا ہے

> آزاد پریس ہماری تمام آزادیوں اور آزادی کی سمت ہونے والی ہماری پیشرفت کی ماں ہے۔
>
> ۔ ایڈلائی ای سٹیونسن (1)

فرم (FIRM) کے معنی کیا ہیں؟

☆ **فرم** (FIRM) کے معنی ہیں: آزاد (Free)، خودمختار (Independent) اور ذمہ دار (Responsible) ذرائع ابلاغ (Media)

☆ اس کا مقصد پاکستان میں پہلے سے پرعزم، چوکس اور متحرک میڈیا میں موجود کمزوریوں کا ادراک، ان کی بہتری اور ان پر قابو پانا ہے۔

☆ **فرم** کا مقصد پاکستان میں میڈیا کی اصلاح نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد معلومات کی تلاش اور ان میں نئی روح پھونکنا اور اس کے ساتھ میڈیا کے ارتقاء کیلئے اقدامات اٹھانا ہے۔

☆ اس کوشش کا مقصد نئے چینل یا نئے اخبارات کا اجراء نہیں بلکہ پہلے سے موجود چینلوں اور اخبارات کی طرف سے ذمہ داری کے ساتھ اپنی آزادی کا جائزہ لینا اور اپنے ناظرین اور قارئین کے سامنے جوابدہی ہے۔

☆ **فرم** تصورات، آراء اور معلومات کے بہتے ہوئے دریا سے کہیں زیادہ ہے۔

فرم کی اہمیت کیوں ہے؟

☆ ایک باقاعدہ جمہوری نظام کیلئے **فرم** کا وجود لازمی ہے۔ دونوں لازم وملزوم ہیں۔

☆ جمہوریت کی نشوونما کیلئے ضروری ہے کہ عوام کے پاس سیاسی جماعتوں، امیدواروں اور ان کے منشور کے بارے میں بے لاگ معلومات ہوں تا کہ وہ اس بات کا تعین کر سکیں کہ وہ کسے اقتدار کے ایوانوں میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ میڈیا ایک ایسا ذریعہ ہے جو بے لاگ اور ذمہ دارانہ رپورٹنگ کے ذریعے بہترین امیدوار کے انتخاب میں عوام کی مدد کر سکتا ہے۔

☆ **فرم** کے نزدیک جمہوریت میں بہتری اور ارتقاء کیلئے ضروری گنجائش موجود ہے۔ جمہوریت میں آزادی اظہار کے حق کی ضمانت موجود ہوتی ہے جس کا شخصی حکومت یا آمریت میں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

---

(1) ایڈلائی ای سٹیونسن ایک امریکی سیاستدان تھا جو اپنی دانش اور ڈیموکریٹک پارٹی میں روشن خیال کو فروغ دینے کی وجہ سے مشہور ہے۔ الی نوائے کا اکتیسواں گورنر منتخب ہونے سے پہلے ایڈلائی ای سٹیونسن شکاگو میں صحافی اور وکیل کے طور پر کام کر چکا تھا۔ 1952ء اور 1956ء میں اسے ڈیموکریٹک پارٹی نے صدارت کے عہدے کیلئے نامزد کیا۔

☆ بالکل شاپنگ کی طرح جمہوریت میں بھی عوام بہترین امیدوار کا انتخاب کر سکتے ہیں بشرطیکہ انہیں تمام امیدواروں کے بارے میں معلومات حاصل ہوں۔اور ایک آزاد، شفاف اور ذمہ دار میڈیا یہی کچھ کرتا ہے۔

☆ جب معاشرے پھلتے پھولتے اور ترقی کرتے ہیں تو انہیں ایک دوسرے کے دکھ درد میں شراکت اور ہم آہنگی درکار ہوتی ہے۔معلومات میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔یہی وہ مقام ہے جہاں آزاد، خودمختار اور ذمہ دار میڈیا ہر قسم کی مواصلات کیلئے ایک فوکل پوائنٹ کے طور پر کام کرتا ہے۔

☆ کسی بھی ملک کا میڈیا وقت کے مسائل سے نبرد آزما ہونے کا بہترین ذریعہ ہوتا ہے۔اس کی ایک سادہ سی وجہ میڈیا کا وسیع علاقے میں اثر ورسوخ ہے۔ پاکستان میں عوام میں آگہی کی سطح بلند کر کے میڈیا عوام کے ساتھ مل کر آمریتوں، دہشت گردی اور کرپشن کے خلاف جدوجہد میں سرگرم رہا ہے۔

☆ پاکستان کو جہاں ملک بھر میں عوام دہشت گردی میں ہلاک ہو رہے ہیں، مشکل وقت کا سامنا ہے۔(2)

☆ پاکستانی میڈیا دہشت گردی کے خلاف پاکستان کی کوششوں کو موثر طور پر اجاگر کرتے ہوئے امن کے عمل میں ایک اہم فریق کی صورت اختیار کر چکا ہے۔

☆ طالبان کے ظلم وستم کو اجاگر کرتے ہوئے اس نے عوام کی حالت زار کو نمایاں کیا ہے (3)

☆ 'دہشت گردی کے خلاف اس جنگ' میں دشمن کی صفوں کے پیچھے پہنچ جانے اور سوات میں کوڑوں کی سزا کی وڈیو بنانے میں صحافیوں کا کردار اہم موثر ثابت ہوئے۔پاکستان فیڈریشن آف یونین آف جرنلسٹس کے مطابق 2009ء کے دوران پاکستان میں چھ صحافی ہلاک ہوئے (4) جبکہ ستمبر 2010ء تک چھ مزید صحافی ہلاک ہو چکے تھے (5)

فرم معاشرے میں کیسی تبدیلی لاتی ہے؟

☆ تصورات اور آراء کا تبادلہ کسی بھی معاشرے میں دانش کو مہمیز دیتا ہے۔فرم حقیقت پر مبنی، خصوصی آئیڈیاز اور غیر متعصّبانہ اور متوازن آراء کے ذریعے اس میں اضافہ کرتا ہے۔

☆ فرم دراصل ایک آزاد معاشرے کا نقیب ہے۔اگر فرم کے گراف میں اضافہ ہوتا ہے تو غالب امکان یہ ہے کہ معاشرہ بھی مزید اعتدال پسند ہو جائے گا۔

---

(2) 2010ء میں 6,135 افراد دہشت گردی کے واقعات میں ہلاک ہوئے۔2003ء سے اب تک دہشت گردی کی کارروائیوں میں کل 31,223 افراد جاں بحق ہو چکے ہیں۔

(3) سوات میں لڑکی کو کوڑے مارنے اور اورکزئی ایجنسی میں عورت کو سنگسار کرنے جیسے واقعات کو نمایاں کرنے میں میڈیا کا اہم کردار رہا ہے۔

(4) http://pfuj.pk/journalists-killed

(5) http://cpj.org/killed/asia/pakistan

☆ اس کا اندازہ 1980ء کی دہائی اور آج کی سماجی صورتحال کے موازنے سے کیا جا سکتا ہے۔

☆ ایک وقت تھا کہ اخبار مجاز اتھارٹی سے منظوری کے بغیر خبریں شائع نہیں کر سکتے تھے جبکہ آج ایک جمہوری سیٹ اپ میں ایسا کوئی قاعدہ یا ضابطہ موجود نہیں۔

☆ اس کا صرف یہ مطلب نہیں کہ میڈیا آزاد ہے بلکہ اس سے یہ حقیقت ابھر کر سامنے آتی ہے کہ لوگوں کی طرف سے پذیرائی کی سطح میں اضافہ ہوا ہے جو ایک مزید آزاد معاشرے کی علامت ہے۔

☆ فرم ایسے عناصر کیلئے جو ایک پر امن معاشرے کی مخالفت کرتے ہیں، وہاں خوف ہراس کی کیفیت پیدا کرتے ہیں، گڑبڑ پھیلاتے ہیں، کیلئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔

فرم کیسے بنا جائے؟

☆ فرم کسی جم میں ورزش کرنے سے نہیں بنتا۔ یہ صرف ان بندشوں اور رکاوٹوں کے خلاف جدوجہد سے حاصل ہوتا ہے جو پاکستان میں میڈیا کے اردگرد موجود ہیں۔

☆ فرم کا حصول مشکل ہے لیکن فرم کے ساتھ رہنا مشکل تر ہے۔

ہم سب اس وقت کتنے فرم ہیں؟

لمحہ فکریہ

1۔ لاہور کے ایک ہفت روزہ سیاسی میگزین کے ایوارڈ یافتہ ایڈیٹر انچیف کو بہت سی جمہوری حکومتوں کے ہاتھوں پریشانی، اذیت اور سیاسی بنیادوں پر قید کا سامنا کرنا پڑا۔ 1999ء میں اسے حکومت وقت نے بغاوت کا الزام لگا کر پابند سلاسل کر دیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس نے اپنے میگزین میں ایک نمایاں شخصیت کی کرپشن کو بے نقاب کیا تھا۔ بعد میں سپریم کورٹ آف پاکستان نے ان الزامات کو مسترد کر دیا اور ایک ماہ کے بعد اسے رہا کر دیا گیا۔ حراست کے دوران اس پر تشدد کیا گیا اور اس پر دل کا دورہ پڑا جس کے نتیجے میں 2000ء میں اس کے دل کی سرجری ضروری ہوگئی۔ حکومت نے بعد میں بھی اسے ہراساں کرنے کا سلسلہ جاری رکھا، اس پر انکم ٹیکس کے درجنوں کیس بنائے گئے، اس پر ''غیر مسلم'' ہونے کا الزام لگایا گیا اور اسے اس کے ووٹ کے حق سے محروم کرنے کی کوشش کی گئی لیکن عدالتوں نے یہ تمام کیس خارج کر دیئے اور اس کے حقوق بحال کر دیئے گئے۔

2۔ 1992ء میں برطانیہ میں پاکستان کی ہائی کمشنر ڈاکٹر ملیحہ لودھی پر ایک خبر اور ایک نظم جس میں نواز شریف کی پہلی حکومت کی فوج کے ذریعے برطرفی کا مطالبہ کیا گیا تھا، کی بنیاد پر بغاوت کا الزام لگایا گیا۔ پوری صحافی برادری، تمام بڑی سیاسی جماعتیں حتیٰ کہ اس وقت کی حکمراں جماعت کے کچھ افراد اپنی انفرادی حیثیت میں انگریزی زبان کے سرکردہ اخبار کی اس وقت کی ایڈیٹر کی حمایت میں باہر نکل آئے۔(6)

http://www.antisystemic.org/satribune/www.satribune.com/archives/may16_22_04/P 1_hh.htm (6)

3۔ سلواکیہ میں جب ولادی میر میشئر وزیراعظم تھے،حکومت نے جہاں ایک اخبار چھپتا تھا، پہرہ بٹھا رکھاتھا۔ اگر اخبار وزیراعظم میشئر کی مخالفت کرتا تو حکومت اخبار کو جدید آف سیٹ پریس سے لے جاتی اور اسے 1909ء کے ایک پریس میں ڈال دیتی۔ اچانک اخبار کو آٹو کمپنیوں کے اشتہارات اور ان تمام کمپنیوں کی طرف سے جنہیں اپنے اشتہارات کیلئے اچھی چھپائی درکار ہوتی تھی، ہاتھ دھونا پڑے۔ حکومت حزب اختلاف کے اس اخبار کے مالی خسارے کی ذمہ داری سے خود کو بری الذمہ قرار دے سکتی تھی۔

سوال: مندرجہ بالا تین مثالوں میں صورتحال، کاروائیاں اور واقعات فرم کیلئے باعث تشویش ہیں۔

جھوٹ یا سچ ؟

آپ کتنے فرم ہیں؟

ذیل میں دس سوالات دیئے گئے ہیں۔ ہر ''ہاں'' کیلئے آپ اپنے آپ کو ایک نمبر دیں۔ آخر میں سب کو جمع کر لیں اور دیکھیں کہ آپ کہاں کھڑے ہیں۔

1۔ میں ہمیشہ سچ لکھنے کی اپنی ذاتی آزادی پر قائم رہا ہوں (ہاں / نہیں)

2۔ میں نے کبھی بھی تعصب یا امتیاز پر مبنی خبر نہیں بنائی (ہاں / نہیں)

3۔ میں نے اپنے قلم کو کبھی بھی ذاتی فائدے یا نفع کیلئے استعمال نہیں کیا (ہاں / نہیں)

4۔ میں نے اپنی طاقت کو کبھی بھی کسی سے انتقام لینے کیلئے استعمال نہیں کیا (ہاں / نہیں)

5۔ میں ہمیشہ خود کو اپنے کام کے سلسلے میں عوام یا کسی کے بھی سامنے جوابدہ سمجھتا ہوں (ہاں / نہیں)

6۔ میں کبھی بھی سرقہ یا من گھڑت خبر بنانے میں ملوث نہیں رہا ہوں (ہاں / نہیں)

7۔ میں نے کبھی بھی سیاق وسباق سے ہٹ کر خبر نہیں بنائی (ہاں / نہیں)

8۔ میں نے کبھی بھی کسی خفیہ ایجنڈے پر کام نہیں کیا چاہے یہ ذاتی ہو یا ادارے کا (ہاں / نہیں)

9۔ میں نے رپورٹنگ کرتے ہوئی ہمیشہ دوسروں کی پرائیویسی کا احترام کیا ہے (ہاں / نہیں)

10۔ میں نے اپنے کام میں ہمیشہ اخلاق اور پیشہ وارانہ تقاضوں کو ملحوظ رکھا ہے (ہاں / نہیں)

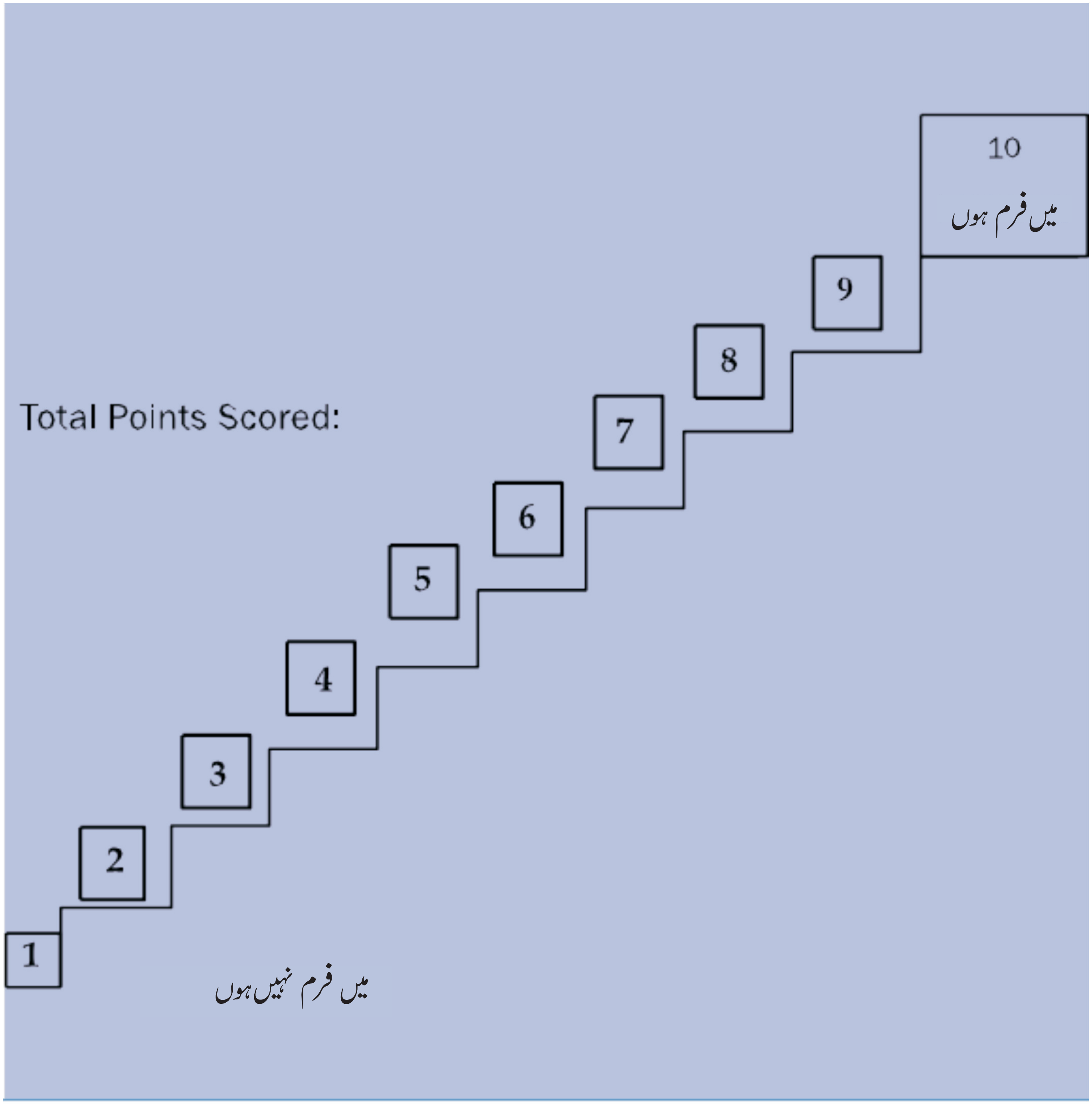

فرم بطور چوتھا ریاستی ستون

ریاست کے چار ستون کون کون سے ہیں؟ یہ چار ستون یہ ہیں:

☆ انتظامیہ ۔ وزراء پر مشتمل کابینہ جو فیصلے کرتی ہے۔

☆ عدلیہ ۔ یہ قانون کی حکمرانی قائم رکھتی ہے اور اس بات کو یقینی بناتی اور جائزہ لیتی ہے کہ حکومت کی طرف سے تشکیل دیئے جانے والے قوانین آئین کے دائرہ کار کے اندر ہیں اور ان سے شہریوں کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی نہیں ہوتی۔

☆ مقنّنہ ۔ منتخب نمائندے

اور

☆ میڈیا۔ اس کے پاس آئینی یا قانونی اختیارات نہیں ہیں لیکن حکومت سمیت معاشرے کو آئینہ دکھانے کی وجہ سے اسے چوتھے ستون کا درجہ حاصل ہے۔

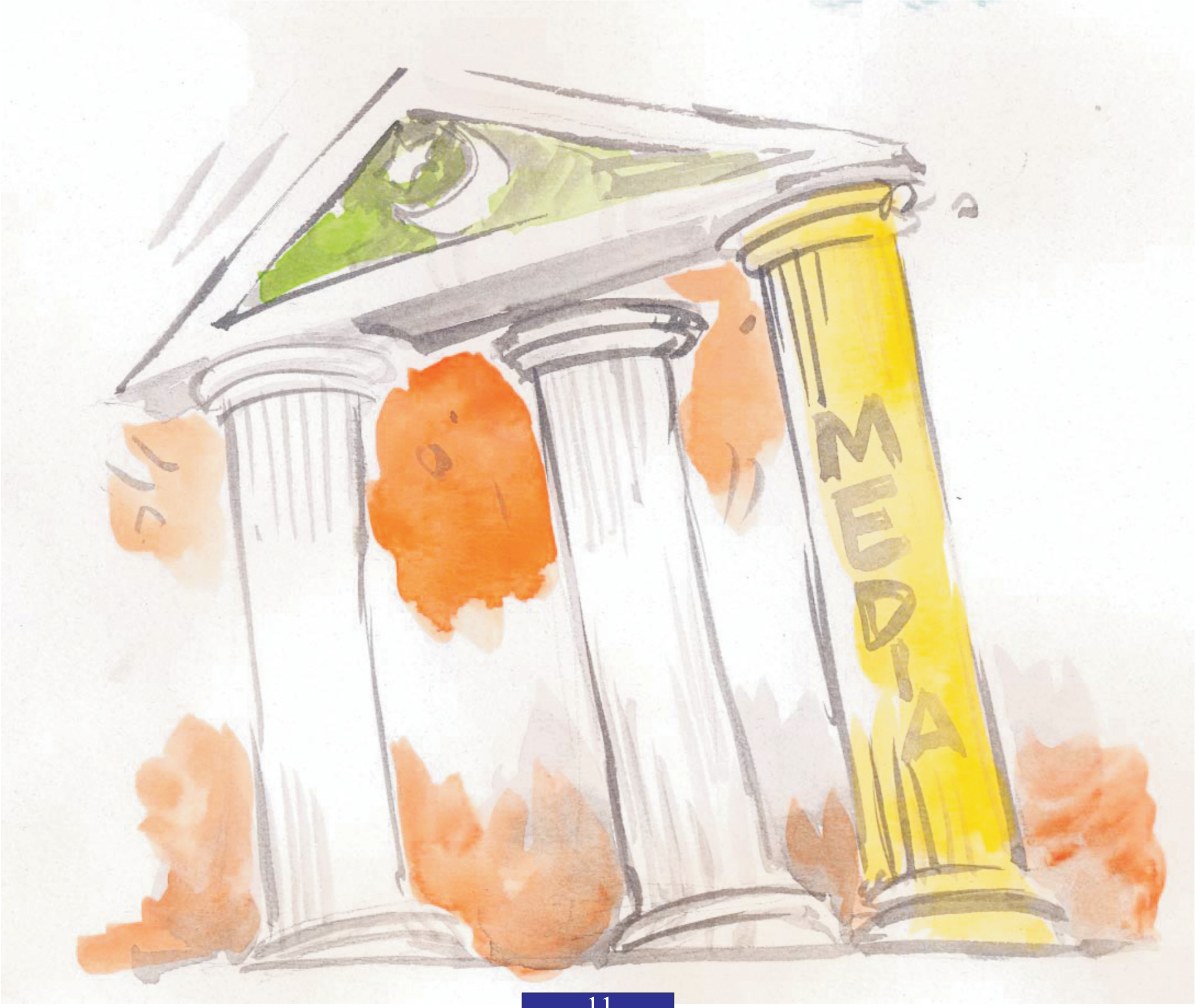

☆ سیاسی مسائل پر واضح اور مکمل حمایت کی استعداد کی وجہ سے میڈیا کیلئے چوتھی ریاست (چوتھے ستون) کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ یہ اصطلاح سب سے پہلے 19 ویں صدی کے پہلے نصف میں تھامس کارلائل کی طرف سے استعمال کی گئی (7)

ناول نگار جیفری آرچر (8) نے اپنی کتاب ''چوتھی ریاست'' میں یہ تبصرہ کیا: مئی 1789ء میں لوئس XVI نے ورسیلز میں کا ایک مکمل اجلاس بلایا۔ پہلی سٹیٹ تین سو پادریوں پر، دوسری اسٹیٹ تین سو بزرگ افراد جبکہ تیسری اسٹیٹ چھ سو عام افراد پر مشتمل تھی۔ فرانسیسی انقلاب کے کچھ سال بعد ایڈمنڈ بورک (9) نے دارالعوام کی پریس گیلری کی طرف نظر ڈالتے ہوئے کہا: 'یہاں ایک چوتھی اسٹیٹ بھی بیٹھی ہوئی ہے اور وہ ان سب سے زیادہ اہم ہے۔

☆ میڈیا جس میں اخبارات، ٹیلیوژن، ریڈیو اور انٹرنیٹ شامل ہیں، عوام کی رائے ہموار کرنے کیلئے ایک بھرپور قوت کے طور پر ابھرا ہے۔ یہ رائے بے شک سیاسی طرز فکر کا نچوڑ ہوتی ہے۔

☆ میڈیا کو رائے سازی میں اس کے اہم کردار کی وجہ سے چوتھا ستون کہا جاتا ہے۔

☆ چوتھے ستون کی حیثیت سے میڈیا سیاسی جمہوریت کا نگران ہے

☆ میڈیا حکومتی اداروں اور عوام الناس کے درمیان پل کی حیثیت سے اہم کردار ادا کرتا ہے۔ میڈیا کی عدم موجودگی میں عوام الناس یہ جاننے سے قاصر رہتی ہے کہ پارلیمنٹ نے کس قسم کی قانون سازی کی ہے اور اس کے معاشرے پر کیا مثبت اور منفی اثرات مرتب ہوں گے۔

---

(7) تھامس کارلائل 4 (دسمبر 1795ء سے 5 فروری 1881ء تک) سکاٹ لینڈ کا ایک مزاح نگار، مضمون نگار، مورخ اور استاد تھا

(8) جیفری ہاورڈ آرچر، (15 اپریل 1940ء کو پیدا ہوا) انگریزی زبان کا مصنف اور سابق سیاستدان ہے۔

(9) ایڈمنڈ بورکے پی سی (12 جنوری [این ایس] 1729ء سے 9 جولائی 1797ء تک) ایک آئرش سیاستکار، مصنف، مقرر، سیاسی مدبر اور فلسفی تھا

چوتھے ستون کی تشریح

ذیل میں مقامی اخبارات سے کچھ مثالیں دی گئی ہیں جن میں ایسے شعبوں کو نمایاں کیا گیا ہے جہاں بہتری کی گنجائش موجود ہے۔

عافیہ کو سزا امت مسلمہ کی حمیت کیلئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے (10)

اس خبر میں نامہ نگار نے طالبان کے ترجمان اعظم طارق کے حوالے سے عافیہ صدیقی کو سنائی جانے والی سزا کو امت مسلمہ کی حمیت کی توہین قرار دیا ہے اور افسوس کا اظہار کیا ہے کہ حکومت امریکہ کی پٹھو بن چکی ہے۔ ترجمان نے حکومت پر زور دیا کہ وہ طالبان سے مل کر امریکی افواج کو شکست دے۔ اس نے مزید کہا کہ ڈرون حملے طالبان کے عزم کو متزلزل نہیں کر سکتے۔

تبصرہ:

i) بظاہر نامہ نگار نے معمولی سوالات اٹھائے ہیں کیونکہ یہ خبر سے زیادہ تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) کی پریس ریلیز معلوم ہوتی ہے۔

ii) اس خبر میں کوئی گہرائی نہیں ہے اور یہ طالبان کے موقف کو بڑھا چڑھا کر دہراتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔

iii) اس میں عسکریت پسندوں کے پراپیگنڈے کی جھلک نمایاں ہے۔

---

(10) 27 ستمبر 2010ء ، روزنامہ نوائے وقت، صفحہ نمبر 8، دو کالمی خبر

صدر کا استثنیٰ: ارکان پارلیمنٹ کی اکثریت وزیر اعظم کے موقف کی حمایت نہیں کرتی (11)

سینئر صحافی کی طرف سے دی جانے والی اس خبر میں یہ قیاس آرائی کی گئی ہے کہ کمزور حکومت کو ایک اور دھچکے کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے کیونکہ ارکان پارلیمنٹ کی اکثریت صدر کے استثنیٰ کے بارے میں وزیر اعظم گیلانی کے موقف کی تائید نہیں کرتی۔ جمعیت علماء اسلام پاکستان (فضل الرحمان گروپ) اور عوامی نیشنل پارٹی (اے این پی) جیسی اتحادی جماعتیں کوئی موقف اپنانے سے پہلے سپریم کورٹ کے فیصلے کا انتظار کریں گی۔

تبصرہ:

i) یہ خبر ایک سیاسی پیش بینی/ پیشگوئی ہے جو ''کمزور حکومت'' جیسے مفروضے اور قیاس آرائی پر مبنی ہے۔ یہ کس طرح سچی خبر ہو سکتی ہے؟

ii) رپورٹر کو کس طرح معلوم ہوا کہ ارکان پارلیمنٹ کی اکثریت وزیر اعظم کا ساتھ نہیں دے گی؟ یہاں ایک مرتبہ پھر مفروضے سے کام لیا گیا ہے۔

iii) پہلے صفحے پر شائع ہونے والی اس تحریر کو خبر نہیں بلکہ ایک خیال آرائی کہا جا سکتا ہے۔

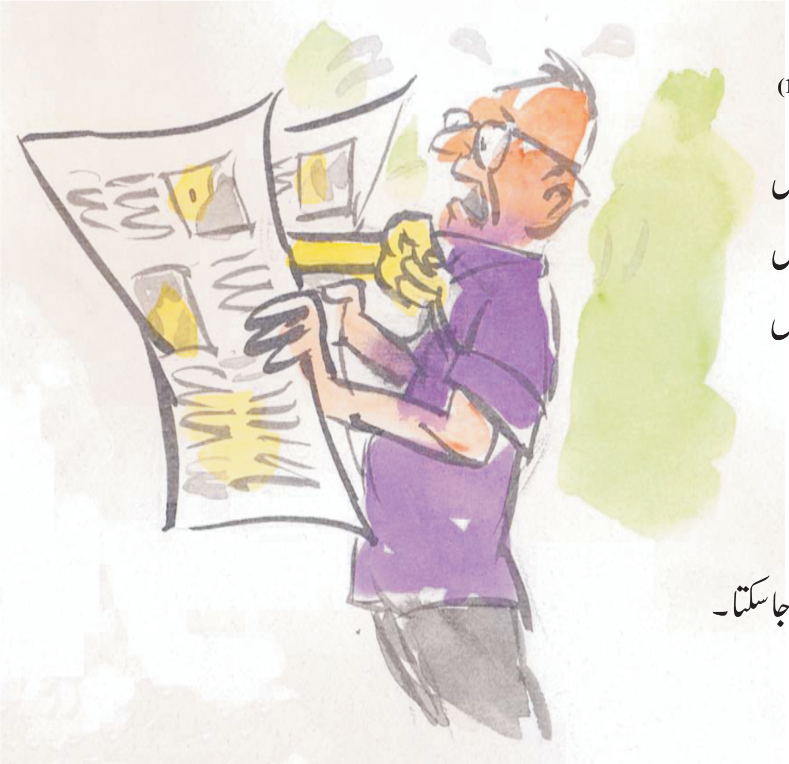

وزیرستان میں قبائلیوں کا ڈرون حملوں کے خلاف احتجاج (12)

مانیٹرنگ ڈیسک کی طرف سے دی جانے والی اس خبر میں ایک نجی ٹیلی وژن چینل کے حوالے سے وزیرستان میں قبائیلیوں کے احتجاج کے بارے میں بتایا گیا ہے جہاں مارکیٹیں بند کر دی گئیں اور سیاہ جھنڈے لہرائے گئے۔

تبصرہ:

i) اگر چہ اس خبر کے مصدقہ ہونے پر سوال نہیں اٹھایا جا سکتا۔
اس میں دی جانے والی معلومات مبہم ہیں۔

---

(11) 27 ستمبر 2010ء ، روزنامہ جنگ، صفحہ دو کالمی

(12) یکم اکتوبر 2010ء ، روزنامہ خبریں، صفحہ نمبر 9، دو کالمی

ii) یہ خبر کون سے نجی ٹیلی وژن سٹیشن سے نشر ہوئی؟
iii) وزیرستان میں یہ احتجاج کہاں کیا گیا یعنی شمالی وزیرستان میں یا جنوبی وزیرستان میں؟
iv) احتجاج کرنے والوں کی تعداد کیا تھی؟

پرویز نے واشنگٹن سے آنے والی ایک ہی کال پر گھٹنے ٹیک دیئے (13)

اس خبر میں پرویز مشرف کے اقدامات کا موازنہ کیا گیا ہے کیونکہ اس میں بتایا گیا ہے کہ نائن الیون کے واقعے کے بعد اس نے جدوجہد کو خیر باد کہہ کر پاکستان کو ایک گندے جوہڑ میں دھکیل دیا جبکہ نیٹو کی طرف سے دراندازی پر امریکہ کی طرف سے معافی کے اظہار سے پاکستان آرمی کی موجودہ کمانڈ کے وژن کا اظہار ہوتا ہے۔ خبر میں مزید بتایا گیا ہے کہ کس طرح بھارتی خفیہ ایجنسی را نے پرویز مشرف پر قاتلانہ حملے کے منصوبے کو ناکام بنایا۔

تبصرہ:

i) کیا پرویز مشرف کا فیصلہ ایک فاش غلطی تھی؟ کیا ہمیں دہشت گردی کے خلاف جنگ میں شامل نہیں ہونا چاہیے تھا؟ یہ وہ نکات ہیں جن کے بارے میں صرف مورخین ہی کوئی فیصلہ دے سکتے ہیں۔ صحافی کی رائے غیر جانبدارانہ خبر نہیں بلکہ یہ اس کا اپنا ذاتی خیال ہے۔
ii) ''موجودہ قیادت نے امریکہ کو معافی مانگنے پر مجبور کر دیا'' یہ حقیقت نہیں بلکہ ایک اور ذاتی نکتہ نظر ہے۔
iii) خبر میں جنرل اشفاق پرویز کیانی کا کوئی حوالہ نہیں دیا گیا لیکن ان کی تصویر لگا دی گئی ہے۔
iv) مشرف کے قتل کا منصوبہ: کیا اس کا خبر سے کوئی تعلق ہے؟

(13) 7 اکتوبر 2010ء، روزنامہ جنگ، صفحہ نمبر 8، 2 کالمی

2۔ سنسنی خیز یا زرد صحافت

> میں صحافت کے شعبہ رپورٹنگ سے وابستہ ہوں
> میرا صحافت میں فیصلہ کے اظہار سے کوئی تعلق نہیں ہے
> ۔جم لہرر (14)

☆ سنسنی خیز یا زرد صحافت ایسی صحافت ہے جس میں سنسنی پھیلانے اور قارئین کی توجہ حاصل کرنے کیلئے نیز خبر کو مقصد براری کیلئے مسخ کرکے اور بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے۔

☆ خبر کی رپورٹنگ میں مرچ مسالہ لگانے اور غیر ذمہ دارانہ انداز اختیار کرنے کو ''زرد صحافت'' کہا جاتا ہے۔

☆ زرد صحافت کو بعض اوقات 'سنسنی خیز صحافت' بھی کہا جاتا ہے۔ یہ اصطلاح 1900ء میں اکثر نیویارک کے اخبارات کیلئے استعمال کی جاتی تھی۔

☆ یہ اصطلاح سنجیدہ اخبار نیویارک ہیرالڈ کے پبلشر ایرون وارڈمین [15] نے ایجاد کی تھی۔ ''زرد صحافت'' کا محاورہ 31 جنوری 1897ء کو اخبار کے ادارتی صفحے پر ایک چھوٹی سی ہیڈ لائن میں استعمال کیا گیا۔

(14) جیمز چارلس ''جم لہرر'' (تاریخ پیدائش 19 مئی 1934ء) ایک امریکی صحافی ہے۔

(15) ارون وارڈمین نیویارک پریس کا ایڈیٹر تھا۔

زرد صحافت کی تشریح

امریکی مورخ اور صحافی فرینک لوتھر ماٹ [16] نے ''زرد صحافی'' کی تشریح کیلئے پانچ کیٹیگریز استعمال کی ہیں:

1۔ چیختی چنگاڑتی سرخیاں جن کا مقصد عوام میں سراسیمگی پیدا کر کے انہیں اخبار یا میگزین خریدنے پر مجبور کرنا ہو جبکہ خبر درحقیقت اکثر معمولی ثابت ہوتی ہے۔

2۔ تصاویر یا خاکوں کا بہت زیادہ استعمال

3۔ جعلی انٹرویو کا استعمال، قارئین کو گمراہ کرنے والی سرخیاں جمانا، متعدد 'ماہرین' سے جعلی سائنس یا رائے حاصل کرنا جو ٹھیک بھی ہوسکتا ہے اور غلط بھی

4۔ مزاحیہ سکرپٹ سمیت مکمل طور پر رنگین سنڈے میگزین پر زور

5۔ سسٹم کے خلاف ''معمولی'' جدوجہد کو ہمدردانہ زاویے سے بیان کرنا

لمحہ فکریہ

کیا آپ جانتے ہیں کہ 1898ء میں سپین اور امریکہ کے درمیان جنگ ''زرد صحافت'' کا نتیجہ تھی؟ بہت سے مورخین کا یہی خیال ہے۔ فیصلہ ہم آپ پر چھوڑتے ہیں۔

جوزف پولیزر [17] اور ولیم رنڈولف ہرسٹ [18] کو اپنی سنسنی خیز خبروں یا ناحق خیال آرائی کی وجہ سے اکثر امریکہ کو سپین کے ساتھ جنگ میں دھکیل دینے کیلئے موردالزام ٹھہرایا جاتا ہے۔ مبالغہ آرائی کی سب سے مشہور مثال ایک مشکوک خبر ہے کہ آرٹسٹ فریڈرک ریمنگٹن [19] نے ہرسٹ کو ٹیلی گرام دیا

---

(16) فرانیک لوتھر ماتت (4 اپریل 1886ء - 23 اکتوبر 1964ء) امریکی مورخ اور صحافی تھا۔ 1924ء میں اس نے فوٹو جرنلزم کی اصطلاح ایجاد کی

(17) جوزف پولیزر (10 اپریل 1847ء - 29 اکتوبر 1911ء) سینٹ لوئس پوسٹ ڈسپیچ اور دی نیویارک ورلڈ امریکی اخبارات کا پبلشر تھا

(18) ولیم رنڈولف ہرسٹ (29 اپریل 1863ء - 14 اگست 1951ء) امریکی اخباری دنیا کا ایک نام تھا اور اخبارات کا ایک معروف پبلشر تھا

کہ کیوبا میں سب امن ہے اور ''کوئی جنگ نہیں ہوگی''۔ ہرسٹ نے جواب میں لکھا ''جاری رکھو، تم تصویریں بھجواتے رہو، میں جنگ بھجواتا رہوں گا''۔ یہ سٹوری پہلی مرتبہ 1901ء میں رپورٹر جیمس کریل مین [20] نے اپنی یادداشتوں میں لکھی اور اس کی تصدیق کا کوئی دوسرا ذریعہ نہیں ہے۔

محرکات جن کی وجہ سے زرد صحافت کے سلسلے کو فروغ حاصل ہوا

- ☆ کسی اخبار یا چینل کی طرف سے اپنی فوقیت کیلئے جدوجہد
- ☆ ذاتی یا ادارے کی سطح پر مزید دولت کھینچنے یا پیدا کرنے کی ہوس
- ☆ ذاتی دشمنیاں چکانے کیلئے

زرد صحافت کے منفی اثرات کیا ہوتے ہیں؟

- ☆ اس میں حقائق کو مسخ کر کے اور توڑ مروڑ کر پیش کیا جاتا ہے تاکہ سراسیمگی پھیلائی جا سکے
- ☆ اس میں ایسے صحافیوں کی ساکھ پر بھی جو زرد صحافت میں ملوث نہیں ہوتے، سوالیہ نشان لگ جاتا ہے۔
- ☆ سنسنی خیزی کسی بھی خبر کے مثبت پہلوؤں کو زائل کر دیتی ہے۔

زرد صحافت کے کچھ مختصر المدت فوائد کیا ہیں؟

- ☆ اس سے صحافی کے کیریئر کو ایک عارضی سہارا مل جائے گا
- ☆ اس سے زرد صحافت کو فروغ دینے والے اخبار کے قارئین اور چینل کے ناظرین کی تعداد میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

---

(19) فریڈرک سیکر ایڈرریمنگٹن (4 اکتوبر 1861ء - 26 دسمبر 1902ء) امریکی پینٹر، مترشح، مجسمہ ساز اور مضمون نگار تھا جس نے Old American West میں سپیشلائزیشن کی تھی

(20) جیمز کریل مین (12 نومبر 1859ء - 12 فروری 1915ء) اس وقت رپورٹر تھا جب زرد صحافت زوروں پر تھی۔ 1876ء تک وہ بطور رپورٹر نیویارک ہیرالڈ سے وابستہ ہو چکا تھا۔

آپ کیلئے سوال:

☆ کیا یہ ''مختصر المدت فوائد'' اصل میں 'طویل المدت نقصانات'' نہیں ہیں؟

☆ کیا یہ ذاتی مفادات کے حصول کیلئے غیر اخلاقی ذرائع استعمال کرنے کے مترادف نہیں ہے؟

5

روزنامہ ڈان اسلام آباد، بدھ، 29 ستمبر 2010ء

ملک نے غلط رپورٹنگ کے خلاف پریس کلب میں 'کیس دائر' کردیا

ہمارے نامہ نگار سے

اسلام آباد 28 ستمبر۔ وزیر داخلہ رحمان ملک نے جمعرات کو ایک منفرد اقدام اٹھاتے ہوئے صحافی برادری سے اپنے استعفی کے بارے میں 'غلط رپورٹنگ' کے خلاف اپنے کیس پر فیصلہ دینے کو کہا۔ نیشنل پریس کلب میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ کبھی بھی ملک چھوڑ کر نہیں جائیں گے کیونکہ ان کی ''زندگی اور موت ملک کے ساتھ وابستہ ہے''۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے اپنے وکیل کو ان افراد کے بارے میں آگاہ کر دیا ہے جو ان کو جان سے مار دینے کی دھمکیوں کے ذمہ دار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک پرائیویٹ چینل نے ان کے استعفے کے بارے میں ایک جھوٹی خبر چلائی ہے۔ میں اپنا کیس نیشنل پریس کلب میں دائر کر رہا ہوں اور غلط خبر چلانے پر اس چینل سے ایک ارب روپے کے ہرجانے کا مطالبہ کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں فوجداری قانون کے تحت بھی مقدمہ دائر کر سکتا ہوں لیکن میں نے اپنا کیس پریس کلب میں دائر کرنے کو ترجیح دی ہے تاکہ مسئلے کو گھریلو جھگڑے کے طور پر حل کیا جا سکے۔ جناب رحمان ملک نے بی بی سی اور الجزیرہ چینلوں کی طرف سے نشر کی جانے والی ان رپورٹوں پر افسوس کا اظہار کیا جن میں کہا گیا تھا کہ ان کا بیٹا فرار ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ بیرون ملک تعلیم کیلئے گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنا کیس صحافیوں کے ٹریبونل کے سامنے رکھتا ہوں اور ان کا فیصلہ مجھے قبول ہوگا۔ پاکستان فیڈرل یونین آف جرنلسٹس کے صدر پرویز شوکت نے وزیر داخلہ کو یقین دلایا کہ مسئلے پر غور کرنے کیلئے ایک کمیٹی قایم کی جائے گی

معروف انگریزی اخبار نے خبر دی کہ وزیر داخلہ رحمان ملک نے ایک نجی چینل کی طرف سے ایک واقعہ کی غلط رپورٹنگ پر پریس کلب اسلام آباد میں ایک کیس کیا ہے۔ ایک فرم صحافی جو سوال اٹھائے گا، وہ یہ ہیں:

1۔ کیا کسی کی طرف سے غلط رپوٹنگ کے بارے میں شکایت کا یہ طریقہ مناسب ہے؟

2۔ کیا کسی پریس کلب کے پاس اس قسم کی تحقیقات کا اختیار ہے؟

3۔ کیا کسی پریس کلب یا صحافیوں کی یونین کے پاس اختیار ہے کہ وہ منصف بن جائیں؟

4۔ کیا اس قسم کی کسی تنظیم کے پاس کسی چینل یا اخبار کے خلاف کوئی معاوضہ مقرر کرنے، سزا سنانے یا فیصلہ سنانے کا اختیار ہے؟

ایک اور انگریزی اخبار* نے اپنے ادارتی صفحے پر ایک سٹوری شائع کی جس کا عنوان تھا ''بگڑتی ہوئی معیشت پر جنرل زرداری سے ناراض ہو گئے''۔ اس سٹوری میں سے کچھ اقتباسات ذیل میں دیئے جا رہے ہیں:

پاکستان آرمی جو ملک میں تباہ کن سیلابوں سے احمقانہ انداز میں نمٹنے اور معیشت کے انہدام پر برہم ہے، منتخب حکومت کو ہٹانے پر کام کر رہی ہے۔

* روزنامہ دی نیوز 29 ستمبر 2010ء

میٹنگوں سے آگاہ حکام کے مطابق سیاسی رہنماؤں کے ساتھ کئی میٹنگوں میں آرمی چیف جنرل اشفاق پرویز کیانی نے صدر اور ان کے وزیراعظم یوسف رضا گیلانی کو حکومت کی نااہلی اور کرپشن کے بارے میں بتایا۔

صدر سے قربت رکھنے والے ایک پاکستانی عہدیدار کے مطابق جو اس گفتگو سے آگاہ ہیں لیکن اپنی شناخت ظاہر نہیں کرنا چاہتا، زرداری نے جنرل کیانی کو بتایا کہ کچھ بھی ہوا نہیں دباؤ میں نہیں لایا جاسکتا۔

اب یہ واضح ہو گیا ہے کہ جنرل کیانی جو ملک کے سب سے طاقتور اور قابل احترام ادارے کے سربراہ ہیں، پچھلے کئی ہفتوں سے حکومت پر دباؤ بڑھا رہے ہیں۔

صحافیوں اور سیاستدانوں کا کہنا ہے کہ بڑے شہروں میں فوجی افسر کھل کر اور تفصیل کے ساتھ زرداری حکومت کیلئے توہین آمیز کلمات ادا کر رہے ہیں اور معاشی تباہی پر غیر معمولی طور پر کھل کر اظہار خیال کر رہے ہیں۔

چونکہ آرمی حکومت کی تبدیلی کیلئے منصوبہ بندی کر رہی ہے اس لیے یہ تنقید کوئی اچنبھے کی بات نہیں ہے۔2011ء میں دفاعی اخراجات بجٹ میں مختص کیے گئے کل اخرجات کا 13.6 فیصد ہیں۔ یہ اخراجات گزشتہ سال کے اخراجات سے مطابقت رکھتے ہیں جبکہ شہری آبادی معیشت سے بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔

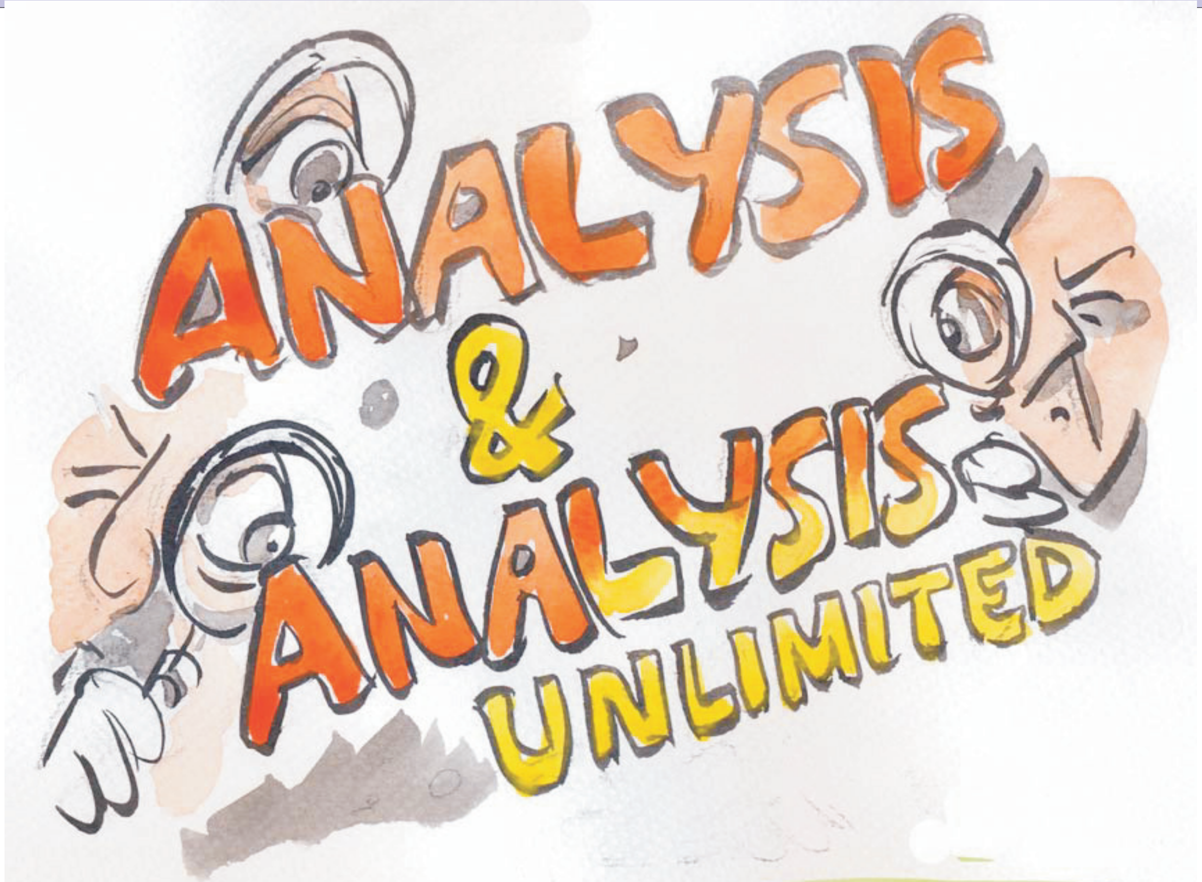

قابل غور نکات

- ☆ مانا کہ یہ ایک ادارتی مضمون ہے لیکن کسی اخبار کو سربراہ مملکت اور اس کے معتمدین کے درمیان ہونے والی ملاقاتوں کی نوعیت کے بارے میں اس قسم کی اصطلاحات کے استعمال کی اجازت دینی چاہیے؟
- ☆ کیا اس قسم کے اظہاریے سے حکومت اور فوج کے درمیان چپقلش پیدا ہو جاتی ہے؟
- ☆ ان تمام معلومات کے ذرائع کیا ہیں؟
- ☆ آپ کے خیال میں کیا مندرجہ بالا معلومات زیادہ تر اظہاریہ ہے یا حقائق؟

زرد صحافت سے کیسے بچا جائے؟

میں مندرجہ ذیل اقدامات کے ذریعے ''زرد صحافت'' سے گریز کر سکتا ہوں

- ☆ رپورٹنگ سے پہلے حقائق پر مناسب تحقیق
- ☆ یہ بات یقینی بنا کر کہ میری معلومات مصدقہ ہیں
- ☆ سماجی رجحانات پر گہری نظر رکھ کر تا کہ حساس معاملات کی رپورٹنگ کرتے ہوئے تشدد بھڑک اٹھنے سے بچا جا سکے۔

ذمہ داری اور سنسنی خیزی کے درمیان حد فاصل کیسے قائم رکھی جائے؟

- ☆ اگر میں فرم ہوں تو مجھے اپنی سٹوری پڑھنے یا دیکھنے کیلئے لوگوں کو اکسانے کی کوئی ضرورت نہیں۔
- ☆ میں عوام تک ایسے معلومات پہنچانے سے گریز کروں گا جو حکومت یا عوام کیلئے ضرررساں ہو۔
- ☆ دہشت گردی سے متاثر پاکستان جیسے ملک میں فرم رہنے کیلئے مجھ پر بطور صحافی زیادہ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔

سرگرمی

مندرجہ ذیل مثال پر ایک نظر ڈالیں

غور کریں کہ پالیسی کو کیسے جارحانہ انداز میں پیش کیا جارہا ہے۔ اس سے کیا پیغام دیا جارہا ہے؟

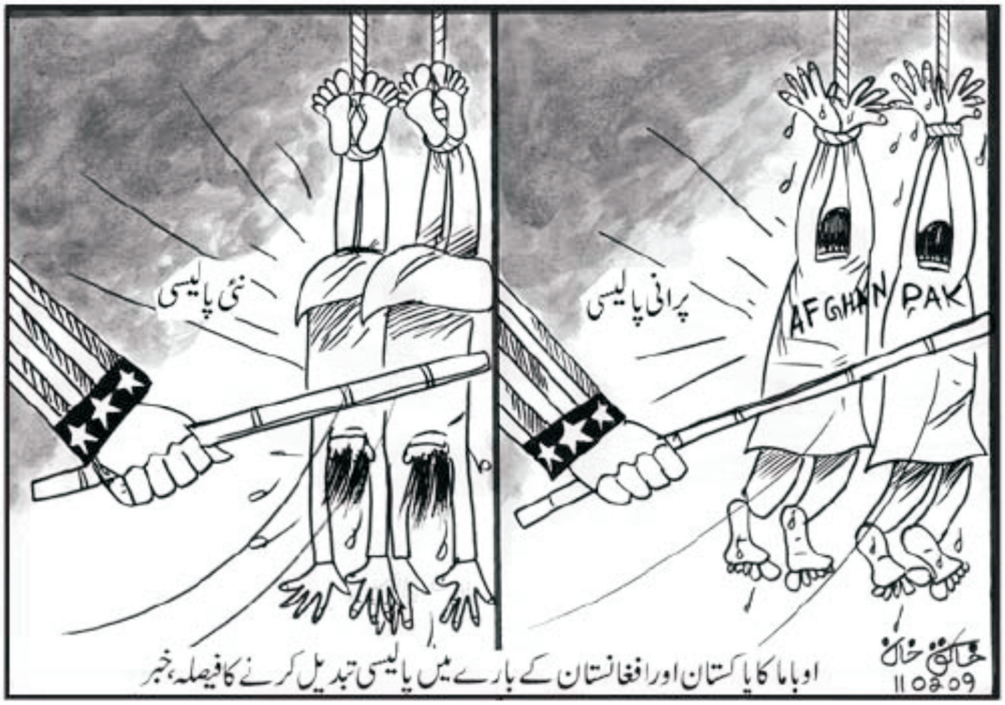

اس لیے عالمی برادری کے ساتھ پاکستان کا اتحاد غلط بنیادوں پر کھڑا ہے

یا پھر جو کچھ ظاہر کیا جا رہا ہے اس کی ' کوئی بنیاد نہیں ' ہے

اسلام آباد: وزیراعظم یوسف رضا گیلانی سے منگل کے روز پرائم منسٹر ہاؤس میں ملاقات کے موقع پر امریکی نمائندے رچرڈ ہالبروک اور مائیک مولن اپنی نشستوں پر بیٹھنے کی تیاری کر رہے ہیں (آن لائن)

اسلام آباد: وزیراعظم یوسف رضا گیلانی سے منگل کے روز پرائم منسٹر ہاؤس میں ملاقات کے موقع پر امریکی نمائندے رچرڈ ہالبروک اور مائیک مولن اپنی نشستوں پر بیٹھنے کی تیاری کر رہے ہیں (آن لائن)

اگرچہ تصویر کے نیچے اردو عنوان میں کہا گیا ہے کہ امریکی مہمان بیٹھنے والے ہیں لیکن کیا اصل پیغام یہی ہے؟

اس کا فیصلہ آپ ہی کر سکتے ہیں

3 ۔صحافت کے پیشہ وارانہ اور اخلاقی معیارات

آج نیوز کارپوریشن گھروں اور دفتروں میں لوگوں تک پہنچ چکی ہے؛ جب وہ سوچ رہے ہوں؛ جب وہ ہنس رہے ہوں اور جب وہ اس بات کا فیصلہ کر رہے ہوں کہ اس کے کیا اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ کسی میڈیا کمپنی کی منفرد خوبی اور فرض اپنے قارئین یا ناظرین کو ان مسائل سے وابستہ رکھنا ہے جو ہمارے وقت کا تقاضا ہے۔ رابرٹ مرڈک [21]

خبر میں توازن کیسے رکھا جائے؟

☆ کوئی بھی خبر لکھتے ہوئے مثبت انداز ایک اہم اصول ہے

☆ کسی خبر میں طرفداری بالکل نہیں ہونی چاہیے اور خبر کو تعصب سے پاک ہونا چاہیے۔

☆ ایک فرم صحافی الفاظ کو دوسروں کے منہ میں رکھنے کی بجائے ہمیشہ اپنی خبر میں توازن قائم رکھتا ہے۔

☆ خبر میں توازن کیلئے اس بات کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ خبر میں کسی خاص فرد یا تنظیم کے خلاف امتیاز روا نہیں رکھا گیا۔ اس میں کسی تنظیم یا کسی شخص کا مضحکہ نہیں اڑایا گیا۔

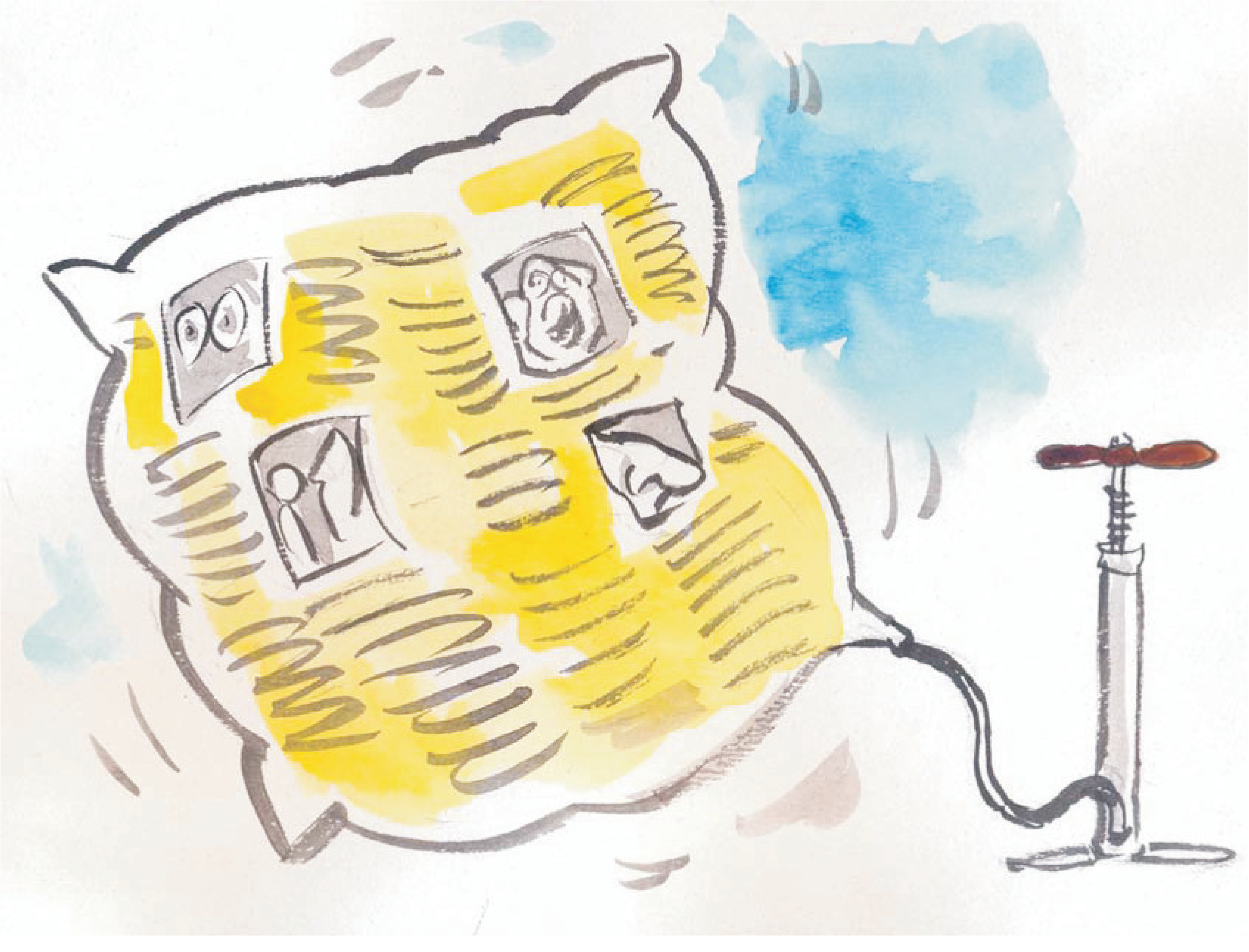

(21) کیتھ روپرٹ مرداک (11 مارچ 1931ء) آسٹریلوی نژاد امریکی تھا اور اخباری دنیا کا معروف نام تھا۔ وہ نیوز کارپوریشن کا بانی چیئرمین اور چیف ایگزیکٹو آفیسر تھا۔

''خبر کے ساتھ ہاتھ کرنا'' سے کیا مراد ہے؟ بالفاظ دیگر 'مرچ مسالہ لگانا'!

☆ میڈیا کے ساتھ ہاتھ کرنا یا خبر کے ساتھ ہاتھ کرنا سے مراد کوئی ایسی تصویر کشی یا جواز پیش کرنا ہے جس کے ذریعے چند خاص لوگوں اور تنظیموں کی حمایت ہو رہی ہو۔

☆ ایسے حربوں میں باجواز دھوکہ دہی اور پراپیگنڈہ کی تراکیب شامل ہیں۔ اس میں اکثر اوقات معلومات یا نکتہ نظر کو دبا دیا جاتا ہے۔

☆ خبر کے ساتھ ہاتھ کرنا کا مقصد سراسیمگی یا پریشانی پیدا کرنا ہے۔

سیاق وسباق سے ہٹ کر، سچ کو خلط ملط کر کے رپورٹنگ کرنا

☆ پراپیگنڈہ، سیاق وسباق سے ہٹ کر یا سچ کو خلط ملط کر کے رپورٹنگ کرنا کمیونیکیشن کی ایسی صورت ہے جس کا مقصد کسی کا زیا موقف کے تئیں کسی کمیونٹی کے رویے پر اثر انداز ہونا ہے۔

☆ پراپیگنڈہ اظہر من الشّمس یا پھر عیاری کے ساتھ طنز و مزاح کی صورت میں ہو سکتا ہے۔

☆ انٹرنیٹ جیسے پیغام رسانی کے ذرائع کی ترقی کے بعد بہلانے پھسلانے والے پیغامات کا بہاؤ ڈرامائی طور پر تیز ہو چکا ہے۔

خبر یا ادارتی صفحے کے مضمون میں فرق

☆ خبر مختلف ذرائع سے جمع کیے جانے والے اعداد و شمار یا معلومات اور پھر اس پر تحقیق کر کے اسے حتمی صورت دینے کا نام ہے۔

☆ خبر حقیقت پر مبنی ہوتی ہے۔

☆ خبر کا زیادہ جھکاؤ حالیہ مسئلے پر کسی حکام کی طرف سے دیئے جانے والے بیان کی طرف ہوتا ہے۔

☆ اس میں قاری کو صورتحا کے بارے میں رپورٹر کی ذاتی رائے پر مبنی تجزیہ سے آگاہ نہیں کیا جاتا

☆ جبکہ ادارتی صفحے کا مضمون اخبار کا وہ حصہ ہوتا ہے جہاں مختلف صحافیوں/کالم نگاروں کو ایسے موضوعات پر جن کی انہوں نے رپورٹنگ کی ہے، اپنی رائے کے اظہار کا حق ہوتا ہے۔

خبر کی ایک مثال

KARACHI: The Anti terrorist court in Karachi concluded the hearing of Allama Hassan Turabi's murder case on Thursday. Three of the six accused were sentenced to death and the other three were sentenced to life imprisonment.

Allama Hasan Turabi, and his young nephew were killed when a suicide bomber blew himself up outside the religious leader's Gulshan-i-Iqbal residence on July 16, 2006.

The six accused had been charged with masterminding the suicide attack on the Muttahida Majlis-i-Amal leader and also with planting a remote-control bomb to kill him.

The anti terrorist court judge, Anand Ram based on the evidence provided to the court ordered death sentences to Amanullah, Muhammad Rehman and Sultan Mahmood.

Life imprisonment was ordered to the remaining three, Ashfaque, Muhammad Akber and Rahim.

☆ ذیل میں دی گئی مثال میں مضمون نگار نے پاکستان اور بھارت کے درمیان مسائل کے بارے میں اپنی رائے/خیالات کا اظہار کیا ہے۔

☆ رائے تاریخ، سماجی وسیاسی محرکات اور ذاتی تجربے پر مبنی ہوتی ہے۔

SECOND EDITORIAL: The words of Rao

Indian Foreign Secretary Nirupama Rao's lecture at Harvard University on the sidelines of the United Nations General Assembly carried some encouraging news. By saying that India is prepared to "discuss all outstanding issues, including Kashmir" with Pakistan, the foreign secretary has extended the hand of dialogue once again. However, she has also reiterated that Kashmir is an "internal matter" as it is "an integral part of India"; this, unfortunately, is a statement that is far removed from the ground realities in Indian Held Kashmir (IHK).

The civil unrest in Kashmir is bringing out the youth, bare-chested and stone pelting, like never before. In response to the deadly violence and bullets meted out to them by the Indian security forces, the new generation of Kashmiris has shown its determination not to be cowed down. It is becoming increasingly difficult for India to continue to veil the unending cycles of violence in Kashmir. Continuation of such attempts at obfuscation is only going to witness further mayhem in IHK. The current visit of Indian lawmakers to IHK has been jeered, protested against, and told to go back home. It is time India gets real on the Kashmir issue.

Post-Mumbai, India has realised that engaging in talks with a neighbour they accuse of masterminding terror on its soil is the only way forward to bring a halt to the militant menace. The terrorists want nothing more than to halt any friendly overtures; India finally realising this is a welcome sign. Ms Rao has also said that Pakistan must do all it can to "eradicate" the terrorism perpetrated on Indian soil, if all issues are to be tabled. It must be said that since the resumption of dialogue, no matter how awkward, infiltration of non-state actors in IHK has fallen off, as well as attacks occurring in India. With terrorism in India that can be traced back to Pakistan becoming the exception rather than the rule, more positive talks and diplomatic engagement promises to bear badly needed fruit.

With foreign ministers Shah Mehmood Qureshi and S M Krishna expected to meet next week in New York, it is hoped that the prickly subject of Kashmir is handled effectively and realistically. There is no substitute for talks, and no substitute for peace. *

JOURNALIST
IN
PLAIN
CLOTHES...

سچائی اورایمانداری

☆ سچائی اورایمانداری کسی فرم صحافی کی دواہم خوبیاں ہیں

☆ کسی فرم صحافی کا مشن سچ کی تلاش اورایمانداری سے ضبط تحریر میں لانا ہوتا ہے۔

مثال: معلومات کے اظہار سے متعلق قانون کی پابندی سے خبر کی ساکھ اورسچائی میں اضافہ ہوتا ہے۔

ذاتی رازداری کو یقینی بنائیں

☆ فرم صحافی رپورٹنگ کرتے ہوئے ہمیشہ یہ بات یقینی بناتا ہے کہ اس کی خبر کسی ذاتی زندگی میں مداخلت کے زمرے میں نہ آتی ہو

☆ فرم صحافی کیلئے ''بیڈروم''اور''بورڈروم'' کے معاملات مختلف ہوتے ہیں

☆ پاپارازی کا تصور فرم صحافی کے تصور سے میل نہیں کھاتا

مثال: بے حرمتی کی شکاراس خاتون کے المیے پرغورکریں جس کی شناخت کوصیغہ راز میں رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے

آپ کے تجسس کی افادیت

☆ ایک فرم صحافی''ہر چیز کے بارے میں کچھ نہ کچھ جاننا'' کے اصول پرعمل کرتا ہے۔

☆ لیکن وہ ہمیشہ یہ ذہن میں رکھتا ہے کہ''تجسس بلی کو ہلاک کردیتا ہے''۔ ہر چیز میں زیادتی بری ہوتی ہے۔

مثال: تحقیقاتی صحافت فرم کا بنیادی عنصر ہے جس میں حقائق کا گہرائی سے جائزہ لے کر بالکل درست اورسچ پر مبنی رپورٹنگ کی جاتی ہے۔

جرات کا مظاہرہ کریں

☆ ایک فرم صحافی مشکل وقت میں اپنے فرائض سے کبھی اغماض نہیں برتے گا

☆ جوں جوں حالات مشکل ہوتے چلے جاتے ہیں فرم صحافی اتنا ہی تندہی سے اپنے فرائض انجام دیتا ہے

مثال: جنگ کی رپورٹنگ میں حوصلے کی ضرورت ہوتی ہے لیکن''سب سے پہلے حفاظت'' کا سنہرااصول ہمیشہ یادرکھیں

عزم اور صبر

☆ عزم اور صبر کسی بھی فرم صحافی کی سب سے قیمتی متاع ہیں

☆ وہ خبر پر عزم کے ساتھ کام کرتا رکرتی ہے اور صبر کے ساتھ سچائی کی تحقیق کرتا رکرتی ہے

اپنے ''تصورات کی پرواز'' کو کنٹرول کریں

☆ ایک فرم صحافی تصورات کو کبھی خود پر حاوی ہونے کی اجازت نہیں دیتا

☆ اس کا کام تصورات پر حقیقت کی فتح سے عبارت ہوتا ہے

من گھڑت قصے کہانیوں اور سرقہ بازی سے کیسے بچا جائے؟

☆ ایک چور کسی دوسری عبارت کو چرا کر استعمال کرنے کو محبوب رکھتا ہے جبکہ اخلاقیات کا پابند صحافی اسے معیوب سمجھتا ہے۔

☆ اگر آپ کسی کی عبارت نقل کرتے ہیں تو سرقہ بازی سے بچنے کیلئے اس کا حوالہ دیں

☆ اپنے ماخذ مواد کا ریکارڈ رکھیں ہمیشہ اپنی خبر کا اپنے نوٹس کے ساتھ موازنہ کریں تا کہ یہ یقین ہو جائے کہ آپ نے اپنی خبر کو درست منسوب کیا ہے۔

خبر لکھتے اور رپورٹنگ کرتے وقت پوچھے جانے والے سوالات

☆ میں یہ کیسے جانتا ہوں کہ جو کچھ میں نے پیش کیا، حقیقت میں ایسے ہی ہوا تھا جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے؟

☆ کیا یہ سچ ہے؟ کس کے مطابق؟

☆ کیا مجھے نہ صرف حقائق کو درست رکھنا ہے بلکہ درست حقائق بھی حاصل کرنا ہیں؟

☆ میری طرف سے کی جانے والی تعمیر نو (خبر) کس حد تک مکمل ہے؟ کیا یہ ایک، دو یا زیادہ ذرائع سے حاصل کی جانے والی معلومات پر مشتمل ہے؟ کیا میں نے اس کا موازنہ دوسرے شرکاء کی یادداشت سے کیا ہے؟

☆ کیا میں نے دستاویزات مثلاً تاریخی شواہد یا عوامی ریکارڈ سے اس کی آزادانہ تصدیق کی ہے؟

☆ کیا مجھے اپنے ذرائع پر اعلیٰ درجے کا اعتماد ہے؟ کیا مجھے کوئی غیر مصدقہ ذریعہ یا ناقص یادداشت والا ذریعہ بیوقوف بنا سکا ہے؟

☆ کیا میرا مقصد جائز ہے؟ کیا میں اپنے قارئین کو کسی واقعہ کی حقیقت پہنچانے کی کوشش کر رہا ہوں یا پھر اپنی لکھنے کی صلاحیت سے دوسروں کی تفریح کا سامان کرنے یا انہیں متاثر کرنے کی کوشش کر رہا ہوں؟

☆ کیا حوالہ نہ دینے سے جو کہ خبر کا طرہ امتیاز ہوتا ہے، خبر کی ساکھ ختم ہو جاتی ہے؟

☆ کیا خبر کے ساتھ ایڈیٹر کا نوٹ ضروری ہے تاکہ یہ سمجھنے میں قارئین کی مدد کی جاسکے کہ خبر کو کس طرح رپورٹ کیا گیا اور اسے کن ذرائع سے حاصل کیا گیا؟

☆ کیا میں اپنے ایڈیٹر اور اپنے قارئین کو اپنا طریقہ کار ظاہر کرنے اور بیان کرنے کیلئے رضامند ہوں اور اس کے قابل ہوں؟

کیا میں تعصب سے پاک رہ سکتا ہوں؟

☆ جس طرح جج کو کوئی فیصلہ تحریر کرتے وقت اپنی ذاتی وابستگی اور تعصب سے پاک ہونا چاہیے بالکل اسی طرح ایک صحافی کو بھی اپنی ذاتی وابستگیوں اور تعصب سے بالا تر ہو کر رپورٹنگ کرنی چاہیے۔

☆ فرم صحافی بننا جو تعصّبات اور وابستگیوں سے بالا تر ہو، ایک دن کا کام نہیں ہے بلکہ اس کیلئے مسلسل جدوجہد درکار ہے۔

4 ۔ صحافیوں کی ذمہ داریاں

صحافیوں میں جتنی پھرتی ہوگی معاشرے میں اتنی ہی بہتری آئے گی
۔وارن بوفے (22)

سماجی واخلاقی ذمہ داری

☆ لوگ دنیا کو کس نظر سے دیکھتے اور سمجھتے ہیں، میڈیا کا اس سلسلے میں انتہائی طاقتور اثر ورسوخ ہے۔لیکن جہاں زیادہ طاقت ہو وہاں ذمہ داری بھی زیادہ ہوتی ہے۔

☆ پاکستانی معاشرے میں جو ایک تضادات سے بھرپور معاشرہ ہے، یہ ذمہ داری دوگنا ہوجاتی ہے۔ یہاں صحافی کو دوہرا کردار ادا کرنا پڑتا ہے یعنی رپورٹنگ کا کردار اور غیر رپورٹر کا کردار

- صحافی کا رپورٹنگ کا کردار حقائق اور آراء کو عوام کے سامنے لانے سے عبارت ہے
- صحافی کا غیر رپورٹر کا کردار اپنی خبروں کو استعمال کرتے ہوئے برداشت کا پیغام دینا ہے

☆ صحافی کو حکومت اور سول سوسائٹی کی تنظیموں جیسی دیگر قوتوں کے ساتھ رہتے ہوئے سماجی مسائل کم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

☆ جنگ کے بعد معاشرے میں رویوں، سلوک اور خیالات میں تبدیلی لانے کیلئے میڈیا ایک موثر ذریعہ ہے۔

☆ ایک صحافی کی تحریر کو نہ صرف 'سماجی ہم آہنگی' بلکہ اس کے ساتھ ہی سماجی ترقی کیلئے عوام میں روح پھونکنی چاہیے۔

قانونی ذمہ داری

☆ بطور فرم صحافی مجھے اہم قانونی ذمہ داریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مجھے خود اپنے حقوق نیز ہر فرد کے حقوق معلوم ہونا چاہئیں اور مجھے یقین ہونا چاہیے کہ میں قانونی تقاضوں کی پاسداری کررہا ہوں.

---

(22) وارن ایڈورڈ بوفے امریکی سرمایہ کار، صنعت کار اور مخیّر فرد ہے۔

☆ اس سے یہ بات یقینی ہو جائے گی کہ راز داری اور خلوت سے متعلق مسائل میں کوئی مداخلت نہیں ہو رہی۔ توہین آمیز اور ہتک آمیز ریمارکس کا نتیجہ صحافیوں کے خلاف قانونی کاروائی کی صورت میں نکل سکتا ہے۔

پیشہ وارانہ ذمہ داری

☆ بطور فرم صحافی میری اولین ذمہ داری حالیہ واقعات کو باقی معاشرے تک پہنچانا ہے اور یہ یقین کرنا ہے کہ پہنچائی جانے والی معلومات غیر جانبدارانہ، متوازن اور سچ پر مبنی ہیں

☆ یہ میرا فرض ہے کہ میں کسی بھی واقعے کو اپنے ذاتی فائدے کیلئے سنسنی خیز نہ بناؤں

☆ ایک فرم صحافی کا مقصد خبری دنیا میں موجودہ چیلنج کی صورتحال سے نمٹنے کیلئے اپنے قارئین یا ناظرین کا ٹھٹھا لگانے کی بجائے حقائق کو مسخ کیے بغیر درست اور غیر جانبدارانہ خبر ان تک پہنچانا ہے

☆ ایک فرم صحافی کیلئے اپنے ایڈیٹر کی طرف سے دی جانے والی ڈیڈ لائن کی پابندی کرنا لازمی ہے۔

عوامی مفاد

☆ عوامی مفاد سے مراد ''مشترکہ بھلائی'' یا ''عام فلاح و بہبود'' ہے

☆ ایک فرم صحافی اپنے کام کے ذریعے عوام کے مفاد کو نقصان نہیں پہنچاتا

☆ دہشت گردوں کے خلاف آپریشن میں فوجی حربوں اور اس سلسلے میں دیگر حساس معلومات کا افشاء عوامی مفاد کے خلاف ہو سکتا ہے۔

☆ اس قسم کی معلومات سے دہشت گردوں کو فائدہ پہنچ سکتا ہے

مالک کا مفاد

☆ معیشت کے سہارے چلنے والی دنیا میں ایک فرم صحافی کیلئے کچھ مسائل پیدا ہو جاتے ہیں جن سے انہیں بطور صحافی اپنے کیریئر میں نمٹنا ہوتا ہے۔ تنظیمی نکتہ نظر سے، یہ مسائل اس کے فرم بننے کی راہ میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔

- **اشتہارات کی بنیاد پر امتیاز:** جب خبروں کا انتخاب یا ان کی تراش خراش مشتہرین کو خوش کرنے کی غرض سے کی جائے۔
- **اجتماعی امتیاز:** جب خبروں کا انتخاب یا ان کی تراش خراش میڈیا مالکان کی اجتماعی خوشنودی کیلئے کی جائے

- **مرکزی دھارے کی بنیاد پر امتیاز:** یہ رپورٹنگ کا ایسا رجحان ہے جس میں اسی چیز کی رپورٹنگ کی جاتی ہے جس کی رپورٹنگ ہر کوئی کر رہا ہوتا ہے اور ایسی خبروں سے اجتناب کیا جاتا ہے جس سے کوئی برہم ہو جائے۔
- **سنسنی خیزی کی بنیاد پر امتیاز:** معمولی چیزوں کو اچھالنا اور یہ تاثر دینا کہ شاذ و نادر ہونے والے واقعات مثلاً ہوائی جہاز کے حادثات عام واقعات مثلاً آٹو گاڑیوں کے حادثات کی نسبت زیادہ عام ہیں۔

5۔ پاکستان میں جنگ اور سانحے کی رپورٹنگ اور اس کی اہمیت

مسئلہ نمبر 1 ''نفرت پر مبنی تقریر'': مختلف لسانی یا ثقافتی گروپ سرعام ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالتے ہیں۔ایک گروپ اپنی مشکلات اور مسائل کیلئے دوسرے گروپ کو موردِ الزام ٹھہراتا ہے۔جس پر الزام لگایا جائے اسے مٹانے کیلئے تشدد کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

مسئلہ نمبر 2 ''غیر ملکیوں و اجنبیوں سے نفرت'': کسی ملک یا اس کے عوام سے نفرت یا دوسرے ملک کا خوف غلط فہمیاں پیدا کرتا ہے اور اسی پالیسیوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے جن سے اس ملک کے ساتھ کشیدگی میں اضافہ ہو۔

مسئلہ نمبر 3 ''جنگی ہیرو کے بارے میں افسانہ طرازی اور داستانیں'': ایسا معاشرہ جس کے معروف نغمے اور تاریخ کی کتابیں یکطرفہ پرانی فتوحات کیلئے رطب اللسان ہوں، دوسرے فریق کیلئے نفرت پیدا کرتی ہیں۔

مسئلہ نمبر 4 ''جنگ کا مذہبی جواز'': دوسروں کے عقائد کے سلسلے میں انتہائی عدم برداشت کشیدگی کو جنم دیتی ہے۔

مسئلہ نمبر 5 ''جنس کی بنیاد پر تشدد'': خواتین کے خلاف ایسی حرکات اور قوانین کی اجازت دینا جو مردوں کے خلاف قابل قبول نہ ہوں، بھی تشدد کی ایک قسم ہے۔

قابل غور نکات

سوال نمبر 1: کیا آپ نے کبھی ایسی خبر سنی یا پڑھی جس سے یہودیوں، عیسائیوں، احمدیوں یا اہل تشیع کے خلاف جذبات مشتعل ہوتے ہوں؟

سوال نمبر 2: کیا آپ محسوس کرتے ہیں کہ ہمیں بچپن سے ہی بتایا گیا ہے کہ ایک خاص ملک ہمارا دشمن ہے؟

سوال نمبر 3: کیا آپ محسوس کرتے ہیں کہ ہماری تاریخ تشدد سے پر ہے؟

سوال نمبر 4: کیا آپ نے کبھی ایسے محاوروں مثلاً ''یہ اسلام اور کفر کے درمیان جنگ ہے'' کا جواب دیا ہے؟

سوال نمبر 5: کیا سوات میں جس لڑکی کو سرعام کوڑے مارے گئے اس نے مسلمہ اصولوں کی خلاف ورزی کی تھی لیکن اس کی جگہ اگر مرد ہوتا تو کیا ہوتا؟

مشق نمبر 1: ان سوالوں کو ان مسائل کے تناظر میں دیکھیں جن کی مندرجہ بالا سطور میں نشاندہی کی گئی ہے

مشق نمبر 2: ان میں سے کتنے مسائل پاکستان میں موجود ہیں؟ نشاندہی کریں۔

جنگ کی صورتحال میں فرم صحافی کا کردار

''جنگ سے متعلق حساس صحافت'' میں فرم صحافی کیلئے چیک لسٹ

ایسی جنگ جس میں دو مخالفین کے درمیان ہو رپورٹنگ سے اجتناب کریں

دوسرے متاثرہ فریقوں کو تلاش کریں اور ان کی سٹوریز، آراء اور اہداف کو اپنی خبر میں شامل کریں۔ عام ہڑتال سے متاثر ہونے والے تاجروں، ایسے کارکنوں جو کام کرنے کے قابل نہ ہوں اور اپنے ہی ملک میں بے گھر ہو جانے والے ایسے افراد جو تشدد وغیرہ کا خاتمہ چاہتے ہو، سے انٹرویو کریں

مثال: کسی پر سنی انتہاپسند یا شیعہ بنیاد پرست کا لیبل لگانے کی بجائے کوئی غیر جانبدارانہ اصطلاح استعمال کریں

ایسی رپورٹنگ جس سے جنگ میں فریقین کے درمیان بعد پیدا ہو، گریز کریں

متحارب فریقین سے ایسے سوال پوچھیں جو مشترکہ نوعیت کے ہوں۔ ایسے مفادات یا اہداف کی رپورٹنگ کریں جن میں وہ ایک دوسرے سے استفادہ کر سکیں۔

مثال: سرکاری حکام سے پوچھیں کہ کیا آپریشن سے ہٹ کر عسکریت پسندوں کی بحالی کیلئے کوئی پروگرام ہو سکتا ہے؟ عسکریت پسندوں سے پوچھیں کہ وہ کن شرائط پر ہتھیار پھینک دیں گے۔

صرف کسی ایک فریق کے مصائب اور خدشات پر توجہ مرکوز کرنے سے ہمیشہ گریز کریں

تمام فریقین کے مصائب کو اپنی خبر میں یکساں اہمیت دیں

مثال: فوجی حملے میں تین عسکریت پسند ہلاک ہو گئے، ضمنی نقصان میں دو راہ گیر جاں بحق (فوجیوں کو پہنچنے والے نقصان کا بھی ذکر کریں)

کسی ایک گروپ کو پہنچنے والے نقصان کیلئے تباہ شدہ، سانحہ، تشدد جیسی اصطلاحات کے استعمال سے گریز کریں

اس قسم کے الفاظ سے رپورٹر خود کو کسی ایک پلڑے میں ڈال دیتا ہے۔

جذباتی اور مبہم الفاظ کے استعمال سے گریز کریں۔ اصطلاح سیاسی قتل صرف سربراہ مملکت کے قتل کیلئے استعمال کی جاتی ہے کسی اور کیلئے نہیں

قتل عام کا مطلب بے گناہ اور نہتے شہریوں کو جان بوجھ کر ہلاک کرنا ہے۔ سپاہیوں اور پولیس اہلکاروں کا قتل عام نہیں کیا جاتا۔ جہاں تک نسل کشی کا مطلب ہے یہ تمام لوگوں کی ہلاکت ہے۔ مصائب کو کم سے کم کر کے پیش نہ کریں بلکہ سخت الفاظ استعمال کرتے ہوئے احتیاط برتیں۔

دہشت گرد، انتہا پسند یا مذہبی جنونی جیسے الفاظ استعمال نہ کریں۔

یہ الفاظ محض محسوس کرنے کیلئے ہیں جن کی وجہ سے دوسروں کیلئے ان کے ساتھ معاملہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

مثال: وحشی عسکریت پسندوں نے مسجدوں، مارکیٹوں اور دیگر عوامی مقامات پر حملے کر دیئے (لفظ وحشی جذباتی صدمے میں اضافہ کرتا ہے جس کی کوئی ضرورت نہیں ہے)

کسی رائے کو حقیقت کے طور پر پیش کرنے سے گریز کریں

اگر کوئی شخص کسی چیز کے بارے میں دعویٰ کرتا ہے تو ان کا نام دیں کیونکہ یہ آپ کی طرف سے پیش کی جانے والی حقیقت نہیں بلکہ ان کی رائے ہے۔ ''اسلامی نظام پاکستان کیلئے ناگزیر ہے''۔ یہ بنیاد پرست عسکریت پسندوں کی رائے ہو سکتی ہے لیکن ایک صحافی کو اس کے ساتھ اپنی رائے کا اضافہ نہیں کرنا چاہیے۔

جنگ سے پہلے اور بعد کی صورتحال میں فرم صحافی کس طرح مفید ہوسکتا ہے۔

''جنگ سے پہلے'' فرم صحافی کا کردار

آگہی

☆ مصالحت کا سفر کرتے ہوئے ہر فریق کو دوسرے فریق کی مشکل کے بارے میں جاننے کی ضرورت ہوتی ہے۔صحافت جو ہر فریق کی مخصوص مشکلات مثلاً اس کی سیاست یا اس کے مفادات کو اجاگر کرتی ہے، آسان اور فوری حل کیلئے مطالبات سے بچنے کیلئے دوسرے فریق کو آگاہ کرنے میں مدد دیتی ہے

اعتماد سازی

☆ عدم اعتماد جنگ کی ایک اہم وجہ ہے۔میڈیا سنگین مسائل کی گہرائی میں جاکر اوران کی تشریح کر کے شکوک میں کمی کر سکتا ہے۔اس لیے رازوں سے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔اچھی صحافت ایسی خبر بھی پیش کرسکتی ہے جس میں دوسری جگہوں کی مثالیں دے کر اور مقامی سطح پر ہونے والی کوششوں کا حوالہ دے کر بتایا گیا ہو کہ جنگ کا تصفیہ ممکن ہے۔

غلط تصورات کی درستگی

☆ ایک دوسرے کے غلط تصورات کے دونوں پہلوؤں کا جائزہ لیتے ہوئے اوران کی رپورٹنگ کرتے ہوئے میڈیا کو فریقین کی اپنی رائے پر نظر ثانی اور کشیدگی میں کمی لانے کیلئے حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔

جنگ کے بعد فرم صحافی کا کردار

جنگ کو محدود کرنا

☆ جنگ میں مسئلہ کو مختلف انداز میں پیش کر کے کشیدگی میں کمی لائی جا سکتی ہے اور یوں مذاکرات کی راہ ہموار کی جا سکتی ہے۔صحافت میں ایڈیٹر اور رپورٹر ہمیشہ مختلف پہلوؤں، متبادل رائے اور ایک نئی سوچ کی تلاش میں رہتے ہیں تا کہ ایک ہی خبر کیلئے قارئین و ناظرین کو دیر تک مسحور رکھا جا سکے۔مثبت صحافت سے دونوں فریقین کو اپنے تنازعات پر نظر ثانی کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

حل تجویز کرنا

کسی تنازعے میں دونوں فریقوں کیلئے آخر کار ایسی مخصوص تجاویز پیش کرنا لازمی ہے جن کے ذریعے مسائل حل کیے جا سکیں۔روزانہ کی بنیاد پر ایک دوسرے کی شکایات کو دہرانے کی بجائے متحارب فریقوں کو تنازعات کے حل کی طرف مائل کرنے میں اچھی صحافت اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔صحافت حل کی طرف بڑھنے کا ایک مسلسل عمل ہے

قوت کا توازن

☆ عدم برابری سے قطع نظر متحارب فریقوں کو یقین کرنا ہے کہ اگر وہ دوسرے فریق سے مذاکرات کیلئے ملتے ہیں تو ان کی بات پر توجہ دی جائے گی۔صحافت مذاکرات کی حوصلہ افزائی کرتی ہے کیونکہ رپورٹنگ غیر جانبدارانہ اور متوازن ہوتی ہے۔اس میں تمام فریقوں پر یکساں توجہ دی جاتی ہے۔یہ مسائل کو سننے اور ان کے حل تک پہنچنے کیلئے قوت کے توازن کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔

غور طلب بات

☆ ایک میگزین [23] نے پاکستان کی کرکٹ ٹیم کی کارکردگی پر تبصرہ کرتے ہوئے استہزائیہ انداز میں تجویز دی کہ ٹیم کو مشتعل ہجوم کا سامنا کرنے کیلئے سیالکوٹ بھجوا دیا جائے۔کیا یہ بے رحمانہ مذاق نہیں ہے؟ ایسے بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارا معاشرہ تشدد سے کتنا بھرا ہوا ہے؟

(23) ملاحظہ کریں نیوز لائن شمارہ ستمبر 2010ء کا اداریہ

پاکستان اور فرم کا کردار

معتبر صحافت - کیا نہیں کرنا چاہیے؟

☆ **بدنامی:** معتبر صحافت میں لوگوں کے بارے میں جھوٹ بولا جاتا ہے نہ سچ کو مسخ کیا جاتا ہے۔ سنسنی خیزی سے اخبار کی فروخت بڑھ جاتی ہے لیکن اس کیلئے مثبت رپورٹنگ پر سمجھوتہ کرنا پڑتا ہے اور جلتی پر تیل ڈالنا پڑتا ہے۔

☆ **ماخوذ:** مثبت صحافت میں محض وہی کچھ نہیں دہرایا جاتا جو کسی دوسری جگہ چھپ چکا ہو۔ دوسروں کی خبر نقل کرنے سے غلط معلومات کا اعادہ ہو سکتا ہے اور یہ چیز صحافتی اخلاقیات کی خلاف ورزی ہے۔

☆ **بدخواہی:** صحافت کی اپنی طاقت ہے۔ نیوز رپورٹ ساکھ تباہ کرسکتی ہے، لوگوں کو خطرے میں ڈال سکتی ہے یا عوام میں خوف پیدا کرسکتی ہے۔ اچھی صحافت میں جان بوجھ کر دوسروں کو نقصان نہیں پہنچایا جاتا۔

☆ **بدعنوانی:** درست صحافت میں رشوت قبول نہیں کی جاتی۔ اس میں خاص طور پر کسی کو فائدہ نہیں پہنچایا جاتا۔ صحافت برائے فروخت نہیں ہے۔

درست صحافت: اس میں کیا کچھ شامل کیا جانا چاہیے:

☆ **درست معلومات:** درست معلومات کے حصول کی سب سے زیادہ اہمیت ہے۔ ہر چیز جو خبر میں شامل کی جائے اسے درست ہونا چاہیے۔ رپورٹنگ سے پہلے اچھے صحافی شواہد اور صحیح حقائق جمع کرتے ہیں۔

☆ غیر جانبداری: صحافت کا تقریباً ہر ضابطہ غیر جانبداری کو بہت اہمیت دیتا ہے۔ اس لیے ایک صحافی کو ایسی رپورٹ تیار کرنی چاہیے جو متوازن ہو اور توازن کیلئے دونوں فریقوں کا نکتہ نظر شامل کرنا چاہیے۔ تنازعے سے متعلق ہر خبر میں ہمیشہ دو رخ ہوتے ہیں شہریوں کو یہ جاننے کی ضرورت ہوتی ہے کہ دوسرا فریق کیا کہتا ہے اور اس کا ان پر کیا اثر پڑے گا۔

☆ **ذمہ داری:** صحافیوں پر ان لوگوں کے سلسلے میں جن کی وہ خبر دے رہے ہیں، اور اس معاشرے کے سلسلے میں جسے وہ خبر دے رہے ہیں، کچھ اخلاقی ذمہ داریاں ہیں۔ ایک دیانتدار صحافی خبر حاصل کرنے کیلئے صرف ایماندارانہ طریقے استعمال کرتا ہے۔

خود احتسابی

- ☆ کیا میرا کام معتبر صحافت کی آزمائش پر پورا اترتا ہے؟
- ☆ کیا میری خبر درست ہے اور کیا اس کی تیاری میں غیر جانبداری اور ذمہ داری سے کام لیا گیا ہے۔

6 ۔ پاکستان میں صحافت کے معیارات میں بہتری لانے کے اقدامات

معلومات کی آزادی کیا ہے؟

معلومات کی آزادی کے آرڈیننس مجریہ 2002ء و 2004ء کے بنیادی مقاصد معلومات کی شفافیت اور آزادی فراہم کرنا اور پاکستان کے شہریوں کی سرکاری ریکارڈ تک رسائی میں بہتری کو یقینی بنانا ہے تاکہ حکومت شہریوں کیلئے زیادہ جوابدہ ہو۔ آرڈیننس میں پاکستان کے شہریوں کو سرکاری ریکارڈ جیسا کہ متذکرہ آرڈیننس کے باب نمبر 7 میں بیان کیا گیا ہے، جو کسی سرکاری اداروں کے پاس سرکاری استعمال کیلئے ہے اور چھپا ہوا، لکھا ہوا، نقشوں، فلموں اور تصاویر سمیت کسی بھی صورت میں ہے، تک رسائی کا حق دیا گیا ہے۔ تاہم اس کا اطلاق وزارتوں، ڈویژنوں، متعلقہ محکموں سمیت وفاقی حکومت کے اداروں، مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے سیکرٹریٹ، بورڈ، کمیشن یا کونسل کے کسی بھی دفتر یا دیگر تنظیم جو وفاقی قانون کے تحت قایم کی گئی ہو جن میں عدالتیں اور ٹریبونل بھی شامل ہیں، پر ہوتا ہے۔

معلومات تک رسائی بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ انسانی حق ہے

☆ معلومات کے حق سے متعلق قانون سازی کسی بھی معاشرے کی ترقی کا بنیادی عنصر ہے اور اس سے عوام الناس تک معلومات کے آزادانہ بہاؤ کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ معلومات کی آزادی کے ایکٹ کے تحت سرکاری محکموں سے متعلق معلومات جو پہلے ناقابل رسائی تھیں، اب اس ایکٹ کے تحت ان معلومات تک رسائی حاصل کی جاسکتی ہے۔

اب تک دنیا بھر میں 90 سے زیادہ ممالک میں معلومات کی آزادی کے قوانین بنائے جاچکے ہیں

☆ جنوبی ایشیا میں پاکستان پہلا ملک ہے جہاں معلومات کی آزادی کا آرڈیننس مجریہ 2002ء نافذ کیا گیا۔ معلومات کے حق کا مقصد کسی کو فائدہ پہنچانا نہیں بلکہ یہ عوام الناس اور میڈیا کا استحقاق ہے جس کا مقصد شفافیت کو یقینی بنانا ہے۔

درست رپورٹنگ کیلئے معلومات تک رسائی کے آرڈیننس کو کس طرح استعمال کیا جاسکتا ہے؟

- ☆ معلومات کے حصول کیلئے درخواست کا فارم پر کریں
- ☆ یہ درخواست فارم متعلقہ محکمے میں دے کر 21 دن انتظار کریں
- ☆ اگر 21 دن میں آپ کو جواب نہیں ملتا تو وفاقی محتسب کے دفتر میں شکایت داخل کریں۔

تین نکاتی عمل

- ☆ FOI فارم مقامی بینکوں سے 50 پاکستانی روپوں کے عوض حاصل کیا جاسکتا ہے۔
- ☆ درکار معلومات فراہم کریں اور 21 دن تک انتظار کریں
- ☆ اگر آپ کو جواب نہیں ملتا تو متعلقہ سیکرٹری کو درخواست دیں اور 30 دن تک انتظار کریں
- ☆ اگر وزارت اب بھی جواب نہیں دیتی تو آپ وفاقی محتسب کے پاس شکایت درج کرا سکتے ہیں
- ☆ شکایت اس ای میل ایڈریس پر درج کرائیں: complaints@mohtasib.gov.pk

ایف او آئی کا استعمال

☆ ایف او آئی کا استعمال کرتے ہوئے صحافی اپنی خبر میں حقائق کا اضافہ کرسکتا ہے۔

☆ خبر کی ساکھ میں اضافہ ہوتا ہے کیونکہ نامعلوم ذرائع کا حوالہ دینے کی بجائے حکومت کے محکمے کی طرف سے فراہم کی جانے والی معلومات کا حوالہ دیا جاسکے گا۔

☆ ایف او آئی کا موثر استعمال سرکاری ملازمین پر دباؤ کا کام کرتا ہے۔

☆ ایف او آئی کی بنیاد پر تیار کی جانے والی خبر نا قابل تردید ہوتی ہے کیونکہ آپ وہی معلومات رپورٹ کر رہے ہوتے ہیں جو آپ نے متعلقہ چینل سے باقاعدہ طور پر حاصل کی ہیں اس لیے آپ کی گرفت نہیں کی جاسکتی

☆ انڈویجوئل لینڈ پاکستان نے ایک ریڈیو ٹاک شو سیریز کا انعقاد کیا جس میں ماہرین سے اس مسئلے پر گفتگو کی گئی۔ یہ پروگرام ہماری ویب سائٹ www.individualland.com پر ملاحظہ کیے جاسکتے ہیں۔

درخواست فارم برائے حصول ریکارڈ

فریڈم آف انفارمیشن آرڈیننس مجریہ 2002ء (2002 سیکشن XCVI)

نام درخواست دہندہ:
شناختی کارڈ نمبر (فوٹو کاپی منسلک کریں)
نام والد:
پتہ:
ٹیلیفون نمبر:
سرکاری محکمے کا نام جہاں سے معلومات حاصل کرنا مقصود ہے:
متعلقہ ریکارڈ کا موضوع جس کیلیئے درخواست دی جارہی ہے:
ریکارڈ کی نوعیت جس کیلیئے درخواست دی جارہی ہے:
معلومات یا ریکارڈ کے حصول کا مقصد

حلف نامہ

(الف) درخواست کیلیئے مقررہ فیس 50 روپے (ناقابل واپسی) محکمہ کی کیش برانچ یا سٹیٹ بینک آف پاکستان یا نیشنل بینک آف پاکستان یا خزانہ میں ۔۔۔۔چالان یا رسید نمبر۔۔۔، بتاریخ۔۔۔۔کے تحت جمع کرادی گئی ہے جس کی اصل کاپی یہاں منسلک ہے۔

(ب) معلومات اس مقصد کے علاوہ جس کیلیئے یہ حاصل کی جارہی ہیں، کسی اور مقصد کیلیئے استعمال نہیں کی جائیں گی۔

دستخط درخواست دہندہ

کیس سٹڈی

شیفیلڈ میں جرنلزم کی تھرڈ ائیر کی طالبہ حنا پوٹلز اپنی تحقیقات کے نتائج لے کر یارک شائر ایوننگ پوسٹ کے دفتر گئی اور یہ خوشخبری لے کر لوٹی کہ یہ اس کی تحریر اگلے دن خصوصی سٹوری کی صورت میں شائع ہوگی۔

سٹوری میں ان اشیاء کی فہرست دی گئی تھی جو انتہائی سخت سیکورٹی کی حامل ویکفیلڈ جیل کے قیدیوں سے ضبط کی گئی تھیں۔ ان میں انتہائی فحش ڈی وی ڈیز، موبائل فونز اور جیل سٹاف کے بارے میں اخباری تراشے تک شامل تھے۔ حنا کو معلوم نہیں تھا کہ اس کی سٹوری ایک بہت بڑا اسکوپ ثابت ہوگی کیونکہ کمیونٹی کو کچھ معلوم نہیں تھا کہ جیل کے اندر اس قسم کی سرگرمیاں جاری ہیں۔

یہ مضمون ان معلومات کی بنیاد پر تحریر کیا گیا تھا جو حنا نے فریڈم آف انفارمیشن ایکٹ کے تحت حاصل کی تھیں۔

بعد میں 21 سالہ حنا کا کہنا تھا: ''جب میں اپنی معلومات لے کر نیوز ڈیسک گئی تو میں دس لاکھ سال تک بھی نہیں سوچ سکتی تھی کہ یہ خبر پہلے صفحے پر شائع ہوسکے گی۔ مجھے یہ دیکھ کر حقیقی خوشی ہوئی کہ میری درخواست پر مجھے حاصل ہونے والی معلومات ایک حقیقی خبر کی صورت اختیار کرچکی ہیں اور اس سے بھی زیادہ خوشی مجھے یہ دیکھ کر ہوئی کہ اگلے دن اخبار کے پہلے صفحے پر میری خبر کے ساتھ میرا نام بھی شائع ہوا تھا۔''

قابل غور نکات

☆ حنا جو جرنلزم کی تھرڈ ائیر کی طالبہ ہے، کی خبر لیڈ کور سٹوری کے طور پر شائع ہوئی

☆ اس کی وجہ حنا کا تجربہ یا اعلیٰ درجے کی تحریر نہیں تھی بلکہ اس کی سادہ سی وجہ یہ حقیقت تھی کہ اس کی سٹوری میں انتہائی ٹھوس حقائق بیان کیے گئے تھے۔

☆ یہ حقائق FOI قانون کے تحت حاصل کیے گئے تھے، لہٰذا آپ دیکھ سکتے ہیں کہ کس طرح ایک مسلمہ صحافی نے اس قانون سے فائدہ اٹھایا۔

''نیومیڈیا'' کیا ہے؟اس سے آپ کو کس طرح مدد مل سکتی ہے؟

نیومیڈیا ایک نیا ابھرتا ہوا ڈومین ہے جہاں قارئین بلاگ اور پوڈ کاسٹ جیسے معلومات کے دیگر ذرائع تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ بہت سے اخبارات نے بھی اپنے قارئین کیلئے اپنے بلاگ متعارف کرائے ہیں۔

متبادل میڈیا

☆ ایک نیا دور، مواصلات کا ایک نیا ذریعہ۔ معلومات کے اس سمندر میں قارئین کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے اور یہ ایک معلومات کا ایک نیا متبادل ذریعہ بن کر سامنے آیا ہے۔

☆ صحافیوں کے پاس اب مزید گنجائش موجود ہے اور تبادلہ خیال کیلئے انہیں وسیع حلقہ مل گیا ہے۔

بلاگ کی دنیا

☆ ایک نیا آن لائن ذریعہ ہے جہاں مضمون نگار اور صحافی دنیا بھر میں 32 ملین سے زیادہ قارئین تک پہنچ سکتے ہیں۔

☆ کسی اخبار کو صرف مقامی قارئین میسر ہوتے ہیں لیکن ایک بلاگ کو بین الاقوامی سطح پر دنیا بھر میں قارئین میسر آ سکتے ہیں۔

پوڈ کاسٹ

☆ آواز کے ساتھ صحافی بنیے

☆ اپنی خبر کا آڈیو کلپ ریکارڈ کریں اور اسے نیٹ کے ذریعے نشر کریں

☆ یا پھر بہتر یہ ہے کہ ایک سادہ ویب کیم استعمال کریں اور اپنی خبر کا ایک نیوز بریف بنائیں، اسے یوٹیوب پر ڈالیں اور لاکھوں کروڑوں افراد تک جا پہنچیں

☆ نیومیڈیا میں صحافیوں کیلئے بہت وسیع مواقع موجود ہیں۔ شاہین صہبائی کو جب سنسرشپ کا سامنا کرنا پڑا، انہوں نے ''ساؤتھ ایشیا ٹریبون'' نامی آن لائن اخبار شروع کر دیا۔ اس طرح یہ جلد ہی معلومات کے متبادل ذریعے کے طور پر سامنے آ گیا۔

☆ جوں جوں ٹیکنالوجی ترقی کر رہی ہے، قارئین کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے اور بہت سوں کی پیشگوئی ہے کہ آئندہ سالوں میں متبادل میڈیا مرکزی دھارے کے میڈیا میں تبدیل ہو جائے گا

☆ کسی اخبار کے برعکس ایک بلاگ میں اپنے قارئین سے مخاطب ہونے کے مواقع میسر ہیں اور ایک مرتبہ پھر معلوم ہو جاتا ہے کہ قارئین خبر کو کس نظر سے دیکھتے ہیں

☆ کوئی ایسی نیوز سٹوری جسے ایڈیٹر ناقابل اشاعت سمجھتا ہے، اسے بلاگ پوسٹ پر ڈال دینے کی آزادی ہے۔

☆ آپ اپنی رائے کا اظہار زیادہ بیباک اور بے لاگ انداز میں کر سکتے ہیں۔

☆ http://www.tehelka.com ایک ایسی نیوز ویب سائٹ ہے جس نے کرپشن کے بڑے بڑے سکینڈل بے نقاب کیے اور ان کے نتیجے میں بھارتی وزیر دفاع کو مستعفی ہونا پڑا۔

قابل ذکر پوائنٹ

سوات میں ایک 17 سالہ لڑکی کو کوڑے مارنے کی وڈیو ملک بھر اور غیر ممالک میں ہیڈ لائن سٹوری بنی۔ یہ خبر ان عوامل میں سے ایک ہے جن کی وجہ سے حکومت عسکریت پسندوں کے ساتھ معاہدہ امن توڑنے اور سوات میں آپریشن کرنے پر مجبور ہوئی

یہ خبر موبائل فون کیمرہ سے ریکارڈ کی جانے والی وڈیو کے ذریعے پھیلی

’’سماجی میڈیا‘‘ کیا ہے؟ آپ ’’سماجی میڈیا‘‘ کو کیسے استعمال کر سکتے ہیں؟

- http://www.twitter.om

Twitter ایک ہمہ وقتی معلوماتی نیٹ ورک ہے۔ یہ افراد کو متعلقہ عوامی دھارے میں شامل کر کے اور باقاعدگی کے ساتھ گفتگو کے ذریعے ان کی دلچسپی کی تازہ ترین معلومات فراہم کرتا ہے

- http://www.orkut.com

یہ تصویروں اور پیغامات پر مبنی سماجی نیٹ ورک ہے۔ Orkut کسی بھی فرد کو موجودہ تعلقات برقرار رکھنے اور ان لوگوں کے ساتھ جن سے وہ کبھی نہیں ملا، تعلقات استوار کرنے میں مدد دے سکتا ہے۔

- http://www.myspace.com

Myspace ایک آن لائن نجی کمیونٹی ہے جہاں ایک دوسرے کے ساتھ تصویروں، جرائد اور دیگر دلچسپی کے حامل مواد کا تبادلہ کیا جا سکتا ہے۔

- http://www.facebook.com

یہ سماجی نیٹ ورک ذاتی پروفائل بنانے، دوسرے استعمال کنندگان (users) کو دوست بنانے اور دن میں کسی بھی وقت پیغامات کے تبادلے کی آزادی دیتا ہے۔

- http://www.linkedln.com

Linkedln اس وقت انٹرنیٹ پر دنیا بھر میں سب سے بڑا پیشہ وارانہ نیٹ ورک ہے جس کے 200 سے زیادہ ممالک اور حصوں میں 90 ملین سے زیادہ ممبر ہیں۔

- ☆ سماجی میڈیا نیٹ ورکنگ کا موقع فراہم کرتا ہے (جو صحافت کا ایک کلیدی عنصر ہے)
- ☆ لنکڈلن جیسی ویب سائٹس سوشل نیٹ ورکنگ سائٹس ہیں جنہیں ایسے پیشہ ور حضرات کیلئے بنایا گیا ہے جو اپنے شعبہ میں پیشہ ور ماہرین کے ساتھ نیٹ ورک بڑھانا چاہتے ہیں
- ☆ اُستا صحافیوں کیلئے معلومات کے ذریعے کی حیثیت سے سامنے آیا ہے جہاں وہ سیاستدانوں اور نمایاں شخصیات کی سرگرمیوں پر قریب سے نظر رکھتے ہیں اور اکثر اس کے ذریعے خبر بناتے ہیں۔
- ☆ سماجی نیٹ ورکنگ سائٹس کے ذریعے صحافی قارئین کی وسیع تعداد کے ساتھ اپنے کام کا تبادلہ کر سکتے ہیں۔

دلچسپ حقائق!

2010ء میں جارج واشنگٹن یونیورسٹی کی طرف سے کیے جانے والے ایک سروے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ

- ☆ 89 فیصد صحافیوں کا کہنا ہے کہ وہ کسی خبر پر تحقیق کیلئے گ کی نیا پر جاتے ہیں۔
- ☆ 65 فیصد صحافی فیس بک اور لنکڈلن جیسی سوشل میڈیا سائٹس پر جاتے ہیں۔

THE EXPRESS TRIBUNE WITH THE International Herald Tribune

BLOGS

Home Pakistan Business World Sports Life & Style Multimedia Opinion

Twitter Wars: Sara Taseer VS Fatima Bhutto

Sara Taseer takes on Fatima Bhutto for ruining Pakistan's public image.

Nadya V
2 months ago

Like 141
Tweet 33

For those who missed it, Sara Taseer Shoaib (daughter of Governor Punjab, Salman Taseer) let loose a string of Twitter

Twitter پر جا کر آپ ایک اچھی سٹوری تلاش کر سکتے ہیں۔ مندرجہ بالا تصویر کو ملاحظہ کریں، اس میں دو سماجی رہنماؤں کے درمیان twitter-rift کو نمایاں کیا گیا ہے۔

آپ اپنے آپ کو معلومات اور علم کے نئے ذرائع کے استعمال سے کیسے ہم آہنگ کر سکتے ہیں؟

☆ بلاگ کی دنیا میں شریک ہو جائیں۔ ایک اچھا لکھاری ایک متجسس قاری بھی ہوتا ہے۔

☆ اپنے کام کو جامع بنانے کیلئے سوشل نیٹ ورکنگ سائٹس کو بطور ذریعہ استعمال کریں۔

☆ اپنے دائرہ کار سے باہر جا کر سوچیں۔ کسی بلاگ پر اپنی خبر ڈالنے کیلئے ٹیکنالوجی کے استعمال سے فائدہ اٹھائیں۔

☆ اپنا ذاتی بلاگ بنائیں اور لاکھوں افراد تک پہنچ جائیں۔

☆ کیا آپ جانتے ہیں؟ اردو بلاگ کے قارئین کی تعداد بہت وسیع ہے اس لیے بلاگ اب انگلش میڈیم ذریعہ نہیں رہا۔

☆ ایک پوڈکاسٹ بنائیں۔ مواصلات کے نئے ذریعے کا تجربہ کریں۔ آن لائن کمیونیکیشنز کا بہترین فائدہ یہ ہے کہ اس کا زیادہ تر حصہ مفت ہے۔

کچھ مفید بلاگ

1۔ http://www.bbc.co.uk/urdu
2۔ http://www.pakistaniat.com
3۔ http://www.pakspectator.com
4۔ http://www.blog.dawn.com
5۔ http://www.thenews.com.pk/blog
6۔ http://www.chowk.com
7۔ http://www.reuters.com/pakistan
8۔ http://www.individualland.com/blog
9۔ http://www.blogs.tribune.com.pk
10۔ http://www.chowrangi.com
11۔ http://www.cafepyala.blogspot.com

7 ۔ عوام الناس کا میڈیا کے ساتھ تعلق

میڈیا سے وابستہ افراد کے ساتھ رابطے بنانا

میڈیا کو اکثر کسی بھی معاشرے، اس کی اقدار، آداب، روایات اور رسوم ورواج کا آئینہ کہا جاتا ہے۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ اس کے شہریوں کی آواز میڈیا میں اچھی جگہ پائے۔ میڈیا کو کہانیاں گھڑنے کی بجائے معاشرے کو اجاگر کرنا چاہیے۔

سٹیزن میڈیا فورم

☆ شہریوں کے میڈیا فورم ایسے مواقع فراہم کرتے ہیں جہاں صحافی اور عوام الناس اکٹھے بیٹھتے ہیں اور عوامی مفاد کے اہم مسائل پر گفتگو کرتے ہیں۔

☆ سٹیزن میڈیا فورم شہریوں اور میڈیا سے وابستہ افراد / تنظیموں کے درمیان میڈیا کے متن/رویے اور کردار پر بحث کیلئے پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔

☆ یہ فورم ایسے مسائل پر جن کا قومی اہمیت کے معاملات مثلاً قومی سلامتی کے امور، کالا باغ ڈیم کا مسئلہ یا سیلاب سے متاثر ہونے والے افراد کی بحالی پر رائے عامہ جاننے کیلئے بہت اہم ہیں۔

☆ ایسے مکالمے سے شہری یہ بات یقینی بنانے کے قابل ہوجاتے ہیں کہ ان کی آواز سنی جاتی ہے اور ان کی رائے کو اہمیت دی جاتی ہے۔

صحافیوں کا کردار

☆ ایک شہری کی حیثیت سے سوچیں۔ بطور شہری آپ کی کیا رائے ہوگی؟

☆ ایک گاہک کے طور پر سوچیں۔ آپ ایک اخبار میں کیا دیکھنا چاہیں گے؟

☆ کسی شہری کی آواز کو ترجیح دیں چاہے وہ کتنا ہی بیہودہ، متعصب یا بنیاد پرست کیوں نہ ہو

☆ اخبارات میں شائع ہونے والے قارئین کے خطوط پر نظر رکھیں کیونکہ ان سے شہریوں کی سوچ جاننے میں مدد ملتی ہے۔

شہریوں کوشریک کرنا:سوشل رپورٹنگ

سوشل رپورٹنگ کا اپنا ابھرتا ہوا کردار ہے جس میں صلاحیتوں کا دخل ہے کہ صحافت کے ذرائع کو سماجی میڈیا میں کس طرح مدغم کیا جائے کہ یہ گفتگو اور خبروں کیلئے عوام کی مدد کر سکے۔

مرکزی دھارے کی رپورٹنگ جس میں عام طور پر حیرتوں،تنازعات،بحران اور تفریح کی خبریں دی جاتی ہیں اور ناظرین کو خبریں پہنچائی یا نشر کی جاتی ہیں،سماجی رپورٹروں کا مقصد دیگر افراد کے ساتھ مل کر کام کرنا،خبر بنانا،تصویری اور فلمیں بنانا ہوتا ہے۔وہ چیلنج کر سکتے ہیں اور حتیٰ کہ مشتعل ہو سکتے ہیں۔

سوشل رپورٹنگ اور صحافت کے مابین فرق محض خبر لکھنے والا''رپورٹر'' بننے کی بجائے معنی تلاش کرنے،خبریں بنانے اور خبروں کا ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہ کرنے میں دیگر افراد کی مدد کرنا ہے۔یہ خبر بنانے میں صلاحیتوں کے استعمال سے متعلق ہے تا کہ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر بہتر طریقے سے کام کر سکیں۔

سٹیزن رپورٹنگ کا تصور

بہت سادہ انداز۔سٹیزن جرنلزم یعنی نجی افراد لازمی طور پر وہی کچھ کریں جو پیشہ ور رپورٹر کرتے ہیں یعنی معلومات رپورٹ کرنا

☆ سٹیزن جرنلزم کے پس پشت یہ تصور ہے کہ لوگ اپنے طور پر یا دوسروں کے تعاون سے fact check میڈیا تلاش کر کے صحافت کی پیشہ وارانہ تربیت کے بغیر جدید ٹیکنالوجی کے ذرائع اور انٹرنیٹ کی عالمی تقسیم سے فائدہ اٹھا سکے۔

☆ سٹیزن جرنلسٹ صحافت کی روایتی اصطلاحات کے پابند نہیں ہوتے۔اپنے تعلیمی یا پیشہ وارانہ پس منظر سے قطع نظر سٹیزن جرنلسٹس اپنے خیالات کے اظہار کیلئے اقدامات اٹھاتے ہیں۔ایک طرح سے صحافت کی یہ ابھرتی ہوئی قسم میڈیا کے تعصّبات سے پاک اور مقامی خبروں کو عالمی پلیٹ فارم تک لے جانے کا ذریعہ ہے۔

فرم کیلئے شہریوں اور سول سوسائٹی کی تنظیموں کا کردار

☆ اخبارات،میگزین،ریڈیو یا ٹیلی وژن جیسے چینل ماس میڈیا کہلاتے ہیں۔یہ لوگوں کو وسیع پیمانے پر معلومات پہنچانے کا ذریعہ ہیں۔

☆ اہم قارئین وناظرین یعنی عوام کی طرف سے حکومت اور بین الاقوامی فیصلہ سازوں کو باقاعدگی کے ساتھ معلومات پہنچانے کیلئے میڈیا عوامی مکالمے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

میڈیا اور سول سوسائٹی کی تنظیمیں ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں۔ دونوں ایک دوسرے کیلئے لازم وملزوم ہیں۔ سول سوسائٹی معاشرے کی نمائندگی کرتی ہے۔ لہذا سول سوسائٹی کی تنظیموں کے ساتھ شراکت کے ذریعے صحافی سماجی مسائل کے متعلق بہت کچھ جان سکتے ہیں۔

صحافی سول سوسائٹی کی تنظیموں کے ذریعے ایسی بہت سی سٹوریز پر کام کر سکتے ہیں جن کے موضوعات کو عام طور پر چھوا تک نہیں جاتا، مثلاً معاشرے میں منشیات کا استعمال، بے حرمتی کی شکار خواتین کی حالت زار، سرکاری فنڈز کے استعمال میں شفافیت، بچوں کی اموات چند مثالیں ہیں جن میں سول سوسائٹی کی تنظیمیں سرگرم عمل ہیں۔

ایک صحافی کی حیثیت سے آپ مضمون لکھ کر سول سوسائٹی کی تنظیموں کی مدد کر سکتے ہیں تا کہ:

- ☆ سیاسی دباؤ کا ایک ماحول پیدا کیا جا سکے۔
- ☆ عوامی آگاہی کے ذریعے کے طور پر عام معلومات پہنچائی جا سکیں
- ☆ غلط تصورات کا جواب دیا جا سکے۔
- ☆ سماجی مسائل پر کوئی متبادل نکتہ نظر پیش کرتے ہوئے کسی مسئلے پر تبصرہ کیا جا سکے۔

8 ۔ میڈیا کو باضابطہ بنانا

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کا آرٹیکل نمبر 19 جو آزادی اظہار کی ضمانت دیتا ہے، اس پر کچھ فرائض بھی عائد کرتا ہے۔ یہ آرٹیکل مندرجہ ذیل ہے:

ہرشہری کو تقریر و اظہار کا حق حاصل ہوگا اور میڈیا کی آزادی حاصل ہوگی بشرطیکہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے مفاد، پاکستان کی یکجہتی، سلامتی یا دفاع یا اس کے کسی حصے، غیر ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات، امن عامہ، شائستگی یا اخلاقیات یا توہین عدالت، کسی جرم کے سلسلے میں بدنامی یا اکسانے کی وجہ سے باقاعدہ قانون کے تحت پابندیاں عائد نہ کردی جائیں۔

صحافی عوام کی آنکھ اور کان کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ایک جمہوری معاشرے میں انہیں عوامی دلچسپی کے معاملات پر تحقیقات اور رپورٹنگ کی آزادی ہونی چاہیے اور عوام کو درست معلومات کی فراہمی کے سلسلے میں ان پر اعتماد ہونا چاہیے۔ پریس کے سلسلے میں باقاعدہ ضوابط موجود ہیں جن پر عملدرآمد نہیں ہو رہا۔ مشرف حکومت کے دور میں پریس کونسل آرڈیننس نافذ کیا گیا تھا اور اخبار مالکان نے اس پر اپنے اعتراضات اٹھائے تھے اور اس وقت اس پر عملدرآمد نہیں ہو رہا۔ دوسری طرف صحافیوں نے خود اپنا ضابطہ اخلاق ترتیب دے رکھا ہے لیکن وہ اس پر عمل کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک پبلیکیشنز آرڈیننس بھی موجود ہے جس کے تحت اخبار کا ڈیکلریشن جاری کیا جاتا ہے۔

مثال: بی بی سی رائل چارٹر کے تحت کام رہا ہے اور اس کا اپنا ایک ریگولیٹری سسٹم ہے۔

میڈیا کو باضابطہ بنانے کیلئے میڈیا کا ضابطہ اخلاق (ہاں / نہیں)

میڈیا کا ضابطہ اخلاق براڈ کاسٹ میڈیا اور پرنٹ میڈیا سمیت میڈیا کے مخصوص اخلاقی اصولوں اور معیارات سے متعلق نافذ العمل ضابطہ اخلاق کا ایک حصہ ہے۔

ہاں	یا	نہیں
سچائی کو یقینی بنانے کیلئے میڈیا کا ضابطہ اخلاق لازمی ہے		میڈیا کے ضابطہ اخلاق سے بااثر افراد میڈیا کو ذاتی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔
ملکی مفاد کے تحفظ کیلئے		میڈیا کے ضابطہ اخلاق سے ملکی مفاد کی آڑ میں میڈیا پر پابندیاں لگانے میں مدد ملے گی۔
ڈس انفارمیشن پر کنٹرول کیلئے انفارمیشن پھیلانے / مساوی تقسیم کرنے کیلئے عوام کی رہنمائی کیلئے		

صحافت کیلئے ضابطہ اخلاق کیوں ضروری ہے؟

ماس کمیونیکیشن کے شعبے میں تین لازمی فریق ہیں:

- ☆ میڈیا کے مالکان اور ایڈیٹرز
- ☆ صحافی اور میڈیا کے دیگر پیشہ ور حضرات
- ☆ عوام جنہیں معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

عوام سمیت ہر 'فریق' کیلئے مختلف لیکن اپنی اہمیت کا حامل ضابطہ اخلاق ہے:

☆ **''میڈیا کے مالکان اور ایڈیٹرز''** کیلئے ضابطہ اخلاق ان پر تنقید اور قانونی کاروائی کے خلاف تحفظ فراہم کرتا ہے اور ان کی کارکردگی کی ساکھ سے متعلق بنیادی ضمانت فراہم کرتا ہے۔ بنیادی طور پر یہ زیادہ تر کوالٹی کنٹرول کی حیثیت رکھتا ہے جس میں ان کی مطبوعات کی کاروباری اہمیت کو تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔ اپنے سٹاف کو یہ یاد دلاتے ہوئے (یا ہدایات دیتے ہوئے) کہ ان کے برتاؤ پر ملکی قوانین کا اطلاق ہوتا ہے اور یہ انہیں انسانوں کے ساتھ لین دین کے دوران شائستگی برقرار رکھنی ہے۔

☆ **''صحافیوں''** کیلئے ضابطہ اخلاق ایک ایسی کسوٹی ہے جس میں دیگر افراد ان کی کارکردگی اور سرگرمیوں کے بارے میں فیصلہ کر سکتے ہیں اور جو معلومات کے حصول اور انہیں پیش کرنے کے قابل قبول طریقوں سے متعلق ان کی رہنمائی کرتا ہے۔

☆ **''عوام''** سے متعلق ضابطہ اخلاق یہ ضمانت فراہم کرتا ہے کہ انہیں جو مواد مل رہا ہے، مناسب حد تک حقیقت ہے اور ان معلومات پر مبنی ہے جو ان لوگوں کی طرف سے جو ان کے نام پر سرگرم عمل ہیں، ایمانداری کے ساتھ اکٹھی کی گئیں اور باریکی کے ساتھ ان کا جائزہ لیا گیا۔

اپنی نگرانی کیلئے خود اپنا نظام وضع کرنا

☆ موثر نگرانی کیلئے کچھ ذرائع ہونے چاہئیں جن کے تحت ضابطہ اخلاق کی پابندی کے سلسلے میں ''نظر رکھی جا سکے'' چاہے یہ صحافتی تنظیموں یا کسی ایسی غیر سرکاری تنظیم کی طرف سے ہو جسے میڈیا اور عوام دونوں کا اعتماد حاصل ہو

☆ بالخصوص ایسی انڈسٹری میں جو عوام کو ایسے واقعات اور مسائل کے بارے میں جو ان کی زندگیوں پر اثر انداز ہوتے ہوں، معتبر معلومات فراہم کرتی ہو، غلطی تسلیم کرنا ہمیشہ مشکل رہا ہے۔ تاہم ناکامی کو کھلے دل سے تسلیم کرنا، ریکارڈ درست رکھنا اور یہ بات یقینی بنانا کہ ایسی غلطی دوبارہ نہیں ہوگی، عوام اور میڈیا کے درمیان اعتماد کے رشتے کو مضبوط کرنے کا موثر ترین ذریعہ ہے۔

☆ ضابطہ اخلاق مرتب کرنا اور اسے فروغ دینا ہمیشہ ایک مسئلہ رہا ہے لیکن اس کے 'نفاذ' کے نظام پر اتفاق اس سے بھی مشکل ہے۔ تاہم اگر تمام آنے والوں کی توجہ بار بار خلاف ورزیوں کی طرف دلانی پڑے تو ضابطہ اخلاق کو موجودگی اور اس کی تشہیر کا کوئی فائدہ نہیں

☆ (1972ء میں پریس سے متعلق کمیٹی کی مجلس عاملہ کی طرف سے منظور کیا جانے والا) پریس کا ضابطہ اخلاق:

1۔ صحافت جو کہ عوامی ادارہ ہے، کا پیشہ سماج دشمن مقاصد یا ایسے مفادات جو کہ اس پیشے کے شایان شان نہیں ہیں، کے حصول کے ذریعے کے طور پر استعمال نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی اسے قومی اور عوامی مفاد کو ضرر پہنچانے کیلئے استعمال کرنا چاہیے۔

2۔ مندرجہ ذیل کی کسی بھی صورت میں مثلاً مضامین، نیوز آئٹم، فوٹو گرافس اور اشتہارات، کی شکل میں اشاعت سے گریز کرنا چاہیے:

(الف) عریانی اور فحاشی

(ب) افراد، اداروں یا گروپوں کے بارے میں ناشائستہ اور توہین آمیز تبصرے

(ج) افراد، اداروں، اخبارات یا مطبوعات کے خلاف توہین آمیز یا جھوٹے الزامات

(د) مذہبی فرقہ پرستی؛ ایک فرقے کو دوسرے کے خلاف اکسانا

(ر) جرائم کو دلفریب بنا کر پیش کرنا

3۔ افراد کے اپنی شہرت اور ساکھ کے تحفظ کے حق کا لازماً احترام کرنا چاہیے اور جب تک کہ عوامی مفادی میں ضروری نہ ہو جائے افراد کی نجی زندگیوں کے بے نقاب کرنے اور ان پر تبصرہ کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔

4۔ واقعات کے بارے میں خبر یا تبصرے کو پیش کرتے ہوئے غیر جانبدار اور مثبت ہونا چاہیے اور حقائق سے جان بوجھ کر اغماض نہیں برتنا چاہیے۔

5۔ سرخیوں میں خبر کے متن کو توڑ موڑ کر پیش نہیں کرنا چاہیے۔

6۔ آف دی ریکارڈ کی جانے والی باتوں کو شائع نہیں کرنا چاہیے۔

7۔ صحافی کو اپنی معلومات کے ذرائع کا تحفظ کرنا چاہیے اور اس پر جو اعتماد کیا گیا ہے، اس کی پاسداری کرنی چاہیے۔

8۔ کسی نیوز، مضمون یا تصویر کی تاریخ اشاعت کے سلسلے میں لگائی جانے والی پابندی کی سختی سے پابندی کی جانی چاہیے۔

9۔ ادائیگی کی بنیاد پر آنے والے کمرشل اعلانات یا اشتہارات کو اس طریقے سے شائع کرنا چاہیے کہ اس میں شک کی کوئی گنجائش نہ رہے کہ یہ کمرشل اعلانات یا اشتہارات ادائیگی کی بنیاد پر شائع ہو رہے ہیں۔

10۔ اخبارات، جرائد یا خبررساں اداروں میں شائع ہونے والی کسی بھی غلط معلومات کے جواب میں آنے والی منصفانہ تصحیح یا تردید کو مختصر ترین وقت میں شائع کرنا چاہیے تاکہ شائع ہونے والے اصل مواد سے پیدا ہونے والا تاثر جس کی وجہ سے تصحیح یا تردید کرنا ضرور ہو گیا تھا، موثر طور پر زائل ہو سکے۔

11۔ پریس ایسی کوئی بھی خبر یا تبصرہ، فوٹو یا اشتہار شائع نہیں کرے گا جس سے ریاست کی سلامتی یا قوم کی یکجہتی کو نقصان پہنچے

12۔ پریس ایسا کوئی بھی مواد شائع کرنے سے گریز کرے گا جس کے نتیجے میں افواج پاکستان کی وفاداری اور اطاعت پر حرف آتا ہو

13۔ پریس ایسا کوئی بھی مواد شائع نہیں کرے گا جس سے عوام کے مختلف طبقات کے مابین عداوت پیدا ہو لیکن اس کا اطلاق جائز شکایات شائع کرنے پر نہیں ہوگا۔

14۔ قومی اور صوبائی اسمبلیوں کی کاروائی کی رپورٹنگ کرتے ہوئے سپیکر اگر کاروائی کے کچھ حصوں کو اسمبلی کے ریکارڈ سے حذف کرنے کا حکم دے، تو اسے شائع نہیں کیا جائے گا اور قارئین کو ایک غیر جانبدارانہ رپورٹ پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی کہ ایوان میں تمام فریقین نے کیا کچھ کہا۔

15۔ کسی بھی صورتحال سے نمٹتے ہوئے پریس کسی کی بھی حوصلہ افزائی یا کسی بھی قسم کی گڑبڑ کیے بغیر اپنے آپ کو واقعات کی حقیقت پر مبنی رپورٹنگ تک محدود رکھے گا۔

16۔ کوئی بھی اخبار کسی بھی غیر ملک یا ادارے سے کسی بھی صورت یا شکل میں کسی قسم کا مالی یا نقدی فائدہ یا مراعات حاصل نہیں کرے گا۔

مقاصد پر مبنی دستاویز

1993ء میں کونسل آف پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹرز (سی پی این ای) نے ایک ضابطہ اخلاق منظور کیا۔ سی پی این ای کی بنیاد 1957ء میں رکھی گئی تھی۔ اس کے اغراض و مقاصد میں ملک میں پریس کی آزادی کا تحفظ اور صحافت کے صحتمندانہ فروغ کیلئے بلا توقف جدوجہد شامل ہیں

1۔ مندرجہ ذیل کی کسی بھی صورت میں مثلاً مضامین، نیوز آئٹم، فوٹو گرافس اور اشتہارات، کی شکل میں اشاعت سے گریز کرنا ہوگا:

(الف) عریانی اور فحاشی

(ب) افراد، اداروں یا گروپوں کے بارے میں ناشائستہ اور توہین آمیز تبصرے

(ج) افراد، اداروں، اخبارات یا مطبوعات کے خلاف توہین آمیز یا جھوٹے الزامات

(د) فرقہ واریت، تنگ نظری یا صوبائی منافرت اور تعصّبات نیز برادری کی بنیاد پر نفرت ابھارنا

(ر) جرائم اور بدکاری کو دلفریب بنا کر پیش کرنا۔

(س) تشدد پر اکسانا

2۔ ایڈیٹر/صحافی کو عوام کے سچائی جاننے کے حق کے علاوہ کسی بھی قسم کی دلچسپی و مفاد سے مبرا ہونا ہوگا

3۔ وہ اس بات کا یقین کرنے کی مسلسل کوشش کریں گے کہ عوام کا کام عوام میں ہی کیا جائے اور یہ کہ سرکاری ریکارڈ عوام کے معائنے کیلئے کھول دیا جائے۔

4۔ افراد کے اپنی شہرت اور ساکھ کے تحفظ کے حق کا لازماً احترام کیا جائے اور جب تک کہ سرکاری مفاد متاثر نہ ہو رہا ہو، افراد کی نجی زندگیوں کے بے نقاب کرنے اور ان پر تبصرہ کرنے سے گریز کیا جائے۔

5۔ واقعات کے بارے میں نیوز آئٹم اور تبصرے نیز جائز شکایات کو منصفانہ اور مثبت طریقے سے پیش کیا جائے اور حقائق سے جان بوجھ کر انحراف نہ کیا جائے۔ سرخیاں نیوز آئٹم کے متن سے مکمل ہم آہنگ ہوں اور فوٹو گرافس میں کسی بھی واقعے کی صحیح تصویر کشی ہو نیز معمولی واقعے کو سیاق و سباق سے ہٹ کر پیش نہ کیا جائے۔ آف دی ریکارڈ باتوں کو شائع نہ کیا جائے اور کسی نیوز، مضمون یا تصویر کی تاریخ اشاعت کے سلسلے میں لگائی جانے والی پابندی کی سختی سے پابندی کی جائے۔

6۔ صحافی کو اپنے ذرائع اور اس اعتماد پر جو اس میں کیا گیا ہے، کے تحفظ کا مجاز ہونا چاہیے۔

7۔ ادائیگی کی بنیاد پر آنے والے کمرشل اعلانات یا اشتہارات میں ادائیگی کی وضاحت کر دی جائے۔

8۔ کوئی بھی اخبار کسی بھی غیر ملک یا ادارے یا تنظیم سے کسی بھی صورت یا شکل میں کسی قسم کا مالی یا نقدی فائدہ یا مراعات حاصل نہیں کرے گا۔ تاہم اس کا اطلاق ادائیگی کی بنیاد پر شائع کیے جانے والے اشتہارات پر نہیں ہوگا۔

9۔ تحائف، نوازش، مفت سفر، خصوصی برتاؤ یا فوائد سے ایڈیٹر کی ساکھ متاثر ہو سکتی ہے اور اس کے انصاف اور غیر جانبداری پر حرف آ سکتا ہے۔ ایسی کسی بھی قسم کی کوئی چیز قبول نہ کی جائے

10۔ ثانوی روزگار، سیاسی مداخلت، سرکاری عہدہ رکھنا اور کمیونٹی تنظیم میں خدمات سے اگر ایڈیٹر کی ساکھ پر حرف آتا ہو، گریز کرنا چاہیے۔ ایڈیٹر کو اپنی زندگی اس طرح گزارنی چاہئے کہ وہ مفادات کے ٹکراؤ سے حقیقت میں یا بظاہر بچا رہے۔

11۔ اخبارات، جرائد یا خبر رساں اداروں میں شائع ہونے والی کسی بھی غلط معلومات کے جواب میں آنے والی منصفانہ تصحیح یا تردید کو مختصر ترین وقت میں شائع کرنا چاہیے تاکہ شائع ہونے والے اصل مواد سے پیدا ہونے والا تاثر جس کی وجہ سے تصحیح یا تردید کرنا ضرور ہو گیا تھا، موثر طور پر زائل ہو سکے۔

12۔ پریس مذہب کے خلاف کوئی بھی توہین آمیز مواد یا جس سے کسی بھی فرقے / اقلیت کی دل آزاری ہوتی ہو، شائع کرنے سے گریز کرے گا۔

13۔ پریس ایسی کوئی بھی چیز شائع کرنے سے گریز کرے گا جس سے کسی دوست ملک کے سربراہ کے خلاف نفرت یا توہین ہوتی ہو۔

14۔ پریس ایسی کوئی بھی خبر یا تبصرہ، فوٹو یا اشتہار شائع نہیں کرے گا جس سے ریاست کی سلامتی یا قوم کی یکجہتی اور اس کے نظریے کو نقصان پہنچے۔

15۔ پریس ایسا کوئی بھی مواد شائع کرنے سے گریز کرے گا جس کے نتیجے میں افواج پاکستان یا سول آرمڈ فورسز کی وفاداری اور اطاعت پر حرف آتا ہو

16۔ پریس دفاعی قوتوں کو سیاست میں ملوث کرنے سے اجتناب کرے گا اور ان کی کارکردگی اور رویے کے بارے میں صرف غیر جانبدار تبصرے پیش کرے گا۔

17۔ قومی اور صوبائی اسمبلیوں کی کاروائی کی رپورٹنگ کرتے ہوئے چیئر مین/سپیکر اگر کاروائی کے کچھ حصوں کو ایوان کے ریکارڈ سے حذف کرنے کا حکم دے، تو اسے شائع نہیں کیا جائے گا اور قارئین کو ایک غیر جانبدارانہ رپورٹ پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی کہ پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں میں تمام فریقین نے کیا کچھ کہا۔

18۔ عدالتوں کی کاروائی کی رپورٹنگ کرتے ہوئے احتیاط کی جائے گی کہ متخارف فریقین کے موقف یا دلائل مسخ نہ ہوں۔

عمل کیلئے ضابطہ اخلاق

اکتوبر 2002ء میں فوجی حکومت نے ''پریس کونسل آف پاکستان آرڈیننس'' کے تحت ایک نیا ضابطہ اخلاق جاری کیا جس کے تحت (حکومت کی طرف سے مقرار کیے جانے والے شخص کی سربراہی میں) ایک خودمختار ادارہ قائم کیا گیا تا کہ پریس کی اور پریس سے متعلق شکایات کو حل کیا جا سکے:

1۔ پریس اخلاقیات کے معیارات کی پاسداری کی کوشش کرے گا اور سرقہ بازی اور ہتک آمیز اور توہین آمیز مواد کی اشاعت سے گریز کرے گا۔

2۔ پریس تمام ضروری اور متعلقہ حقائق شائع اور افشاء کرنے کی کوشش کرے گا اور یہ بات یقینی بنائے گا کہ جو معلومات دی جا رہی ہیں غیر جانبدارانہ اور صحیح ہیں

3۔ پریس متعصّبانہ رپورٹنگ اور غیر مصدقہ مواد کی اشاعت سے گریز کرے گا اور تبصروں اور قیاس آرائیوں کو مصدقہ حقائق کے طور پر پیش کرنے سے اجتناب برتے گا، کسی فرد یا افراد کی چھوٹی سی تعداد کے رویے کی بنیاد پر کسی وسیع ۔۔کو عام کرنے کو غیر اخلاقی تصور کیا جائے گا۔

4۔ پریس افراد کی نجی زندگی کا احترام کرے گا اور ایسی کسی سرگرمی میں ملوث نہیں ہو گا جو نجی، فیملی لائف اور گھر میں مداخلت کے مترادف ہو۔

5۔ افواہوں اور غیر مصدقہ رپورٹوں سے گریز کیا جائے گا اور اگر شائع کیا جائے گا تو اس میں واضح کیا جائے گا

6۔ تصاویر سمیت معلومات کی سچائی اور وضاحت کے ساتھ تشہیر کی جائے گی۔

7۔ پریس ایسے کسی بھی مواد کی اختراع، چھپائی، اشاعت اور تشہیر سے گریز کرے گا جس سے کسی فرد یا گروپ کے خلاف نسل، مذہب، ذات، فرقے، قومیت، لسانیت، جنس، معذوری، بیماری، عمر کی بنیاد پر امتیاز یا نفرت کی حوصلہ افزائی ہوتی ہو یا اکسایا جا رہا ہو۔

8۔ پریس جرم کی ہیرو کے کارنامے اور مجرموں کی ہیرو کے طور پر تشہیر کیلئے خود کو وقف نہیں کرے گا

9۔ پریس ایسے کسی بھی مواد کی اختراع، چھپائی، اشاعت اور تشہیر سے گریز کرے گا جس سے پاکستان یا اس کے عوام کی توہین ہوتی ہو یا پاکستان کی بطور ایک آزاد ملک، خودمختاری یا یکجہتی متاثر ہوتی ہو۔

10۔ پریس ایسا کوئی بھی مواد یا بیان شائع کرے گا نہ اس کی تشہیر کرے گا جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل نمبر 19 کے منافی ہو۔

11۔ پریس کسی بھی ضرر رساں سہو کی فوراً تصحیح کرے گا، یہ بات یقینی بنائے گا کہ تصحیح اور معذرت کو مناسب طور پر نمایاں کر کے شائع کیا گیا ہے اور ان افراد کو جن پر تنقید یا تبصرہ کیا گیا ہے، جواب کا حق دیا گیا ہے جبکہ ایشو کی اپنی اہمیت ہے۔

12۔ طبی مسائل کی رپورٹنگ کرتے وقت احتیاط برتی جائے اور سنسنی خیزی جس سے قارئین میں بے بنیاد خدشات یا جھوٹی امیدیں پیدا ہوں، سے گریز کیا جائے۔ تحقیق کے ابتدائی نتائج کو پیش نہ کیا جائے جب تک کہ حتمی نتائج نہ آجائیں یا تحقیق تقریباً ختم ہونے والی ہو

13۔ تشدد اور ظلم کے سلسلے میں سنسنی پھیلانے سے گریز کیا جائے گا۔ خاص طور پر جب عدالتی کارروائی کی کوریج کی جائے تمام رپورٹنگ درست ہوگی، اور فیصلے کے اعلان سے پہلے کسی ملزم کو مجرم کے طور پر پیش نہیں کیا جائے گا۔

14۔ بچوں، کم عمر افراد اور خواتین کے خلاف ہونے والے جنسی حملے اور مکروہ جرائم کے سلسلے میں متاثرہ افراد کے نام اور تصاویر جن سے ان کی شناخت ہوتی ہو، شائع نہیں کیے جائیں گے۔

15۔ بریفنگز اور پس منظر انٹرویوز میں جس حد تک رازداری پر اتفاق رائے ہو، عمل کیا جائے گا۔

16۔ پریس رائے عامہ کے جائزوں کے نتائج شائع کرتے ہوئے لوگوں کا مقام اور علاقے کا جغرافیہ جس پر رائے عامہ کا جائزہ لیا جارہا ہو، ظاہر کرے گا اور جائزہ کا انتظام کرنے والی کی شناخت شائع کرے گا۔

17۔ کسی بھی قسم کا مالی یا دوسرا استحقاق یا ترغیب جس سے مفادات کا ٹکراؤ ہوتا ہو اور پیشہ وارانہ فرائض کی انجام دہی پر اثر انداز ہونے والی کسی بھی قسم کی ترغیب جو ساکھ کے حامل آزاد اور ذمہ دار پریس کے تصور کے منافی ہو، سے گریز کرے گا۔

فرم کیلئے انڈ و یجوئل لینڈ پاکستان کی سرگرمیاں

انڈ و یجوئل لینڈ پاکستان (IL-Pakistan) نے فرم کے اجراء کے بعد اس موضوع پر تمام فریقین کی طرف سے فیڈ بیک حاصل کرنے کیلئے متعدد سرگرمیاں شروع کیں۔ اس ہینڈ بک میں زیادہ تر مواد صحافیوں اور صارفین کی طرف سے ملنے والے فیڈ بیک پر مشتمل ہے۔ ان سرگرمیوں کی تفصیل ضمیمہ الف میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ ان سرگرمیوں کو اسلام آباد، راولپنڈی، کوئٹہ، پشاور، کراچی، لاہور، ملتان اور حیدرآباد میں انجام دیا گیا۔

مختلف سرگرمیوں میں شریک شرکاء کی طرف سے ملنے والے فیڈ بیک اور علیحدگی میں کیے جانے والے انٹرویوز[25] کی بنیاد پر انڈ و یجوئل لینڈ پاکستان نے فرم صحافی کیلئے ایک رضا کارانہ ضابطہ اخلاق تشکیل دیا۔

رضا کارانہ ضابطہ اخلاق

شفافیت، جوابدہی، شرکت، تضادات میں کمی، مساوات اور تاثیر کی بنیاد پر کوئی بھی فرم صحافی مندرجہ ذیل 'ضابطہ اخلاق' کے مطابق کام کرے گا:

- ☆ اپنی کارکردگی میں شفافیت کو یقینی بنائے گا
- ☆ اپنے پارٹنرز، صارفین اور دیگر فریقین کو جوابدہ ہوگا
- ☆ کسی فرد یا گروپ کی طرف سے دی جانے والی عقلی، تیکنیکی، مادی یا دیگر امداد کا اقرار کرے گا
- ☆ پروفیشنلزم اور معیار کے اعلیٰ پیمانوں کو اپنائے گا
- ☆ قابل اطلاق قوانین اور حکومتی ضابطوں کی پابندی کرے گا۔

(25) ضمیمہ ب اور ج ملاحظہ کریں

سماجی و اخلاقی ذمہ داری

☆ ماس میڈیا کا اپنا ایک طاقتور اثر و رسوخ ہے کہ لوگ دنیا کو کیسے دیکھتے اور سمجھتے ہیں لیکن جہاں زیادہ طاقت آتی ہے وہاں ذمہ داری بھی زیادہ عائد ہوتی ہے۔

☆ پاکستانی معاشرے میں جو تضادات سے بھرپور معاشرہ ہے، یہ ذمہ داری دوگنا ہو جاتی ہے۔ یہاں صحافیوں کا دوہرا کردار ہے یعنی رپورٹنگ کا کردار اور رپورٹنگ سے ہٹ کر کردار

- کسی صحافی کا رپورٹنگ کا کردار سچے حقائق اور آراء کو عوام تک پہنچانے کے گرد گھومتا ہے۔
- کسی صحافی کا رپورٹنگ سے ہٹ کر کردار اپنے خبروں کے ذریعے تحمل و برداشت کا پیغام پہنچانے کے گرد گھومتا ہے۔

☆ ایک صحافی کو حکومت اور سول سوسائٹی اُرگنائزیشنز CSOs جیسی دیگر قوتوں کے ساتھ کام کرتے ہوئے سماجی مسائل کو کم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

☆ میڈیا جنگ کے بعد کے معاشرے میں رویوں، سلوک اور یقین میں تبدیلی لانے کا ایک ذریعہ ہے ۔

☆ صحافی کی تحریر نہ صرف 'سماجی ہم آہنگی' کو برقرار رکھنے بلکہ اس کے ساتھ ہی سماجی ترقی کے حصول کی امنگ سے بھرپور ہونی چاہیے۔

قانونی ذمہ داری

☆ فرم صحافی کے طور پر مجھ پر اہم قانونی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ مجھے اپنے حقوق اور ہر فرد کے حقوق کے بارے میں علم ہونا چاہیے اور مجھے یہ یقین ہونا چاہیے کہ میں قانونی تقاضوں کی پابندی کر رہا ہوں۔

☆ اس سے یہ بات یقینی ہو جائے گی کہ راز داری اور تخلیے سے متعلق معاملات میں کوئی مداخلت نہیں ہو رہی۔ ہتک آمیز اور توہین آمیز کلمات کے نتیجے میں صحافیوں کے خلاف قانونی کاروائی ہوسکتی ہے۔

پیشہ وارانہ ذمہ داری

☆ بطور فرم صحافی میری اولین ذمہ داری حالیہ ایشوز کو باقی معاشرے تک پہنچانا اور یہ یقین کرنا ہے کہ فراہم کی جانے والی معلومات غیر جانبدارانہ، متوازن اور سچائی پر مبنی ہیں۔

☆ یہ میرا فرض ہے کہ میں اپنے مفاد کے حصول کیلئے میڈیا کے کسی بھی ایونٹ کو سنسنی خیز انداز میں پیش نہ کروں

☆ فرم صحافی کا مقصد خبری دنیا کی چیلنجوں پر مبنی موجودہ صورتحال سے نبرد آزما ہونے کیلئے مبینہ طور پر مجمع اکٹھا کرنے کی بجائے اپنے قارئین یا ناظرین کے سامنے غیر مسخ شدہ طریقے سے درست اور غیر جانبدارانہ رپورٹنگ کروں۔

☆ فرم کیلئے اخبار کے ایڈیٹر کی طرف سے مقرر کی جانے والی ڈیڈ لائن کی پابندی کرنا لازمی ہے۔

پیمرا کیا ہے؟

پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی (پیمرا) یکم مارچ 2002ء کو حکومت پاکستان کی طرف سے قائم کی جانے والی ایک ریگولیٹری باڈی ہے۔ یہ تمام پرائیویٹ براڈ کاسٹ میڈیا کے قیام اور آپریشن میں سہولت دینے اور نظم قائم رکھنے کی ذمہ دار ہے۔ بعض اوقات پیمرا کو ذاتی مقاصد کیلئے الیکٹرانک میڈیا پر کنٹرول کو سخت کرنے کیلئے ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ ماضی میں بہت سے مواقع پر اس نے جیو ٹی وی، آج ٹی وی اور اے آر وائی وغیرہ سمیت نجی ٹیلی وژن چینلوں کی ٹرانسمشن روک دی

پیمرا نے حال ہی میں چند ایف ایم چینلز کی ٹرانسمشن روکنے کیلئے جدید ترین ٹیکنالوجی درآمد کی ہے [26]۔

پیمرا کی ذمہ داریاں

☆ یہ معلومات، تعلیم اور تفریح کے معیارات میں بہتری لاتا ہے۔

☆ خبروں کیلئے پاکستانی عوام کیلئے میڈیا میں انتخاب میں وسعت لاتا ہے۔

☆ مقامی اور کمیونٹی سطح پر لوگوں کی ماس میڈیا تک رسائی میں بہتری لانے کیلئے نچلی سطح تک اختیارات میں منتقلی میں سہولتیں فراہم کرتا ہے۔

☆ معلومات کے آزادانہ بہاؤ میں جوابدہی، شفافیت اور گڈ گورننس کو یقینی بناتا ہے۔

26.http://www.thefreelibrary.com/PEMRA+chief+asks+electronic+media+to+give+balanced+coverage+to+events. a 0203250944

وزارت اطلاعات کا کیا کردار ہے؟

☆ یہ بحث کے بعد ابھر کر سامنے آنے والے مختلف تنازعات کے بارے میں میڈیا کے ساتھ مراسلات کرتی ہے۔

☆ یہ ان میڈیا گروپوں کے خلاف کاروائی کرتی ہے جو قومی مفاد، اخلاقیات کے منافی یا ملک میں انارکی پھیلانے والے مواد شائع کرتے ہیں

☆ یہ عوام کے مابین میڈیا کے ذریعے پل کا کام انجام دیتی ہے۔

☆ یہ پرنٹ میڈیا (اخبارات) کیلئے ڈیکلریشن کی منظوری دیتی ہے۔

☆ یہ پیمرا کے ذریعے الیکٹرانک میڈیا کو لائسنس فراہم کرتی ہے۔

☆ وزارت اطلاعات حکومت کو ایک باقاعدہ نظام کے تحت ٹیلی وژن چینل کی نگرانی یا لائسنس کے اجراء یا اخبارات کو ڈیکلریشن کے اجراء میں مدد دیتی ہے بصورت دیگر یہ حکومت کیلئے مسائل پیدا کر دیں گے۔

خود نظمی کا تصور (یہ کیوں بہترین تصور ہوتا ہے؟)

☆ میڈیا میں خود نظمی کا تصور نیا نہیں ہے اور یہ اسی وقت درآیا تھا جب اخبارات شائع ہونا شروع ہوئے تھے

☆ میڈیا مالکان زیادہ تر پیشہ ور ایڈیٹر ہوتے ہیں جو خود نظمی کو یقینی بناتے ہیں۔ مثلاً وہ کسی بھی خبر کے بارے میں حتمی فیصلہ غیر جانبدارانہ طور پر کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر دی ایکسپریس ٹریبون نے خود نظمی کے تصور پر عملدرآمد کیا ہے اور اس مقصد کیلئے فخر الدین جی ابراہیم کا تقرر کیا ہے۔

پاکستان میں سنسر شپ اور صحافیوں پر دباؤ کی تاریخ

☆ میڈیا پر بڑے حملوں میں سے ایک 1949ء میں سول اینڈ ملٹری گزٹ (سی اینڈ ایم جی) میں اس کے دہلی کے نامہ نگار کے حوالے سے اس خبر کی اشاعت کے بعد کہ پاکستان اور بھارت تقسیم کشمیر کا ایک فارمولہ تشکیل دے رہے ہیں، اخبار کی بندش تھی۔

☆ پاکستان میں سنسرشپ کی ایک طویل تاریخ ہے اور اس کا پہلا شکار بابائے قوم محمد علی جناح تھے۔ 11 اگست 1947ء کو آئین ساز اسمبلی میں اپنی پہلی ہی تقریر میں جب انہوں نے یہ کہا کہ ''اب آپ ایک آزاد قوم ہیں، آپ اپنے مندروں میں جانے میں آزاد ہیں۔۔۔'' تو چند ہی گھنٹوں کے اندر کچھ خفیہ ہاتھ سرگرم ہوگئے اور ''پریس میں ان کی تقریر کی سیکولر خیالات پر مبنی حصوں کی اشاعت روکنے کی کوشش کی''۔ (27)

☆ اپنے انقلاب کے پہلے ہی ہفتے میں ایوب خان نے سید سبط حسن، احمد ندیم قاسمی اور فیض احمد فیض کو جو پراگریسیو پیپرز لمیٹڈ (پی پی ایل) کیلئے کام کرتے تھے، پابند سلاسل کردیا۔

☆ میڈیا کا گلا گھونٹنے کا سلسلہ ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں بھی جاری رہا اور شرمناک ترین واقعہ ''پاسپورٹ میں تحریف، فحش لٹریچر اور ممنوعہ شراب کی موجودگی'' کے مضحکہ خیز الزامات کے تحت روزنامہ ڈان کے ایڈیٹر الطاف گوہر کی گرفتاری تھی۔

☆ ضیاءالحق کا دور صحافیوں کیلئے سیاہ ترین دور تھا۔ 1978ء میں چار صحافیوں کو سزا سنائی گئی لیکن ان میں سے تین کو کوڑے لگائے گئے جبکہ چوتھا صحافی معذور تھا اور جیل کے ڈاکٹر نے اسے کوڑے لگانے کی اجازت نہیں دی تھی۔ یہ واقعہ ایک جعلی عدالت کی طرف سے سزا سنائے جانے کے 90 منٹ کے اندر اندر پیش آیا۔

☆ بینظیر بھٹو اور نواز شریف کی جمہوری حکومتیں بھی ان کے پیشرو فوجی حکمرانوں سے بہتر نہیں رہیں۔ روزنامہ خبریں، روزنامہ جنگ، فرائیڈے ٹائمز اور بہت سے اخبارات اور صحافیوں کو ان کی ناراضگی کا سامنا کرنا پڑا۔

☆ اگرچہ پرویز مشرف کے دور حکومت میں میڈیا کیلئے میدان کافی وسیع ہوا لیکن ان کی حکومت میں بھی میڈیا کو بدترین حالات کا سامنا کرنا پڑا۔ 9 مارچ 2007ء کو چیف جسٹس آف پاکستان کی برطرفی کے بعد میڈیا کی طرف سے اس مسئلے پر کی جانے والی کوریج نے حکومت کو براہ راست کوریج پر پابندی لگانا پڑی اور اس کی بے باکانہ روش 3 نومبر 2007ء کو حکومت کی طرف سے ایمرجنسی کے نفاذ پر منتج ہوئی اور ایک حکم کے تحت نجی ٹیلی وژن چینلز کی نشریات بند کردی گئیں۔ یہ پابندی مہینوں تک رہی۔ تاہم مکمل بلیک آوٹ بھی جنرل کی مشکلات کو کم کرنے میں ناکام رہا اور بالآخر انہیں اگست 2008ء میں مستعفی ہونا پڑا۔

پاکستان میں انٹرنیٹ پر سنسرشپ

تقریباً چھ سال پہلے حکومت پاکستان نے پاکستان انٹرنیٹ ایکسچینج (پی آئی ای) قایم کیا جسے پاکستان میں آنے اور یہاں سے جانے والی تمام انٹرنیٹ ٹریفک کی نگرانی کرنا تھی۔ پی آئی ای کا بنیادی مقصد انٹرنیٹ کے متن کو فلٹر کرنا تھا۔

---

http://thoughtlines.wordpress.com/2009/03/14/press-in-chains-history-of-media-gagging-in-pakistan (27)

سرگرمیوں کی فہرست

تاریخ	وقت	مقام
اسلام آباد میں تربیتی ورکشاپ		
2 اگست 2010ء		اسلام آباد
3 اگست 2010ء		اسلام آباد
کراچی میں فوکس گروپ ڈسکشن		
17 ستمبر 2010ء		کراچی
کراچی میں تربیتی ورکشاپ		
15 ستمبر 2010ء		کراچی
16 ستمبر 2010ء		کراچی
لاہور میں تربیتی ورکشاپ		
25 ستمبر 2010ء		لاہور
26 ستمبر 2010ء		لاہور
اسلام آباد میں فوکس گروپ ڈسکشن		
20 اگست 2010ء		اسلام آباد
لاہور میں فوکس گروپ ڈسکشن		
26 اگست 2010ء		لاہور
کوئٹہ میں سکلز ٹریننگ		
29 اکتوبر 2010ء		کوئٹہ
ملتان میں سکلز ٹریننگ		
19 اکتوبر 2010ء		ملتان
حیدرآباد میں سکلز ٹریننگ		
19 اکتوبر 2010ء		حیدرآباد

عدنان رحمت

عدنان رحمت 1990ء سے پاکستانی میڈیا سیکٹر سے بنیادی طور پر بطور صحافی اور میڈیا ڈیویلپمنٹ سپیشلسٹ وابستہ رہے ہیں۔ گزشتہ چند برسوں سے وہ ریڈیو، ٹیلی وژن اور اخبارات سمیت پاکستانی میڈیا کیلئے ترقی کی حکمت عملی کی کوششوں سے منسلک رہے ہیں کیونکہ ملک میں سرکاری کنٹرول تلے میڈیا کو اجتماعیت کی طرف لانا ہے۔

وہ میڈیا کی ترقی سے متعلق مسائل کی وکالت اور لابنگ میں بھی شریک رہے ہیں جن میں دیگر امور کے علاوہ معلومات تک رسائی کے عمل میں بہتری، میڈیا میں قانونی اصلاحات، میڈیا میں خواتین کی شرکت میں اضافہ، براڈ کاسٹ سیکٹر کی نیوز اور انفارمیشن کی استعداد میں اضافہ اور ریسرچ و تجزیے شامل ہیں۔ گزشتہ چھ سال سے وہ امریکہ میں قائم میڈیا سپورٹ بین الاقوامی غیر سرکاری تنظیم انٹرنیوز نیٹ ورک کے سربراہ ہیں اور یو ایس ایڈ، امریکی دفتر خارجہ، ڈی ایف آئی ڈی، ایف سی او۔ یو کے اور سوئس ایس ڈی سی کے مالی معاونت سے میڈیا کے فروغ سے متعلق پراجیکٹوں پر عملدرآمد کر رہے ہیں۔

عدنان رحمت مقامی اور بین الاقوامی سطح پر کئی جرائد اور براڈ کاسٹ نیٹ ورکس کیلئے کام کر چکے ہیں اور میڈیا، سیکورٹی اور سیاسیات سے متعلق موضوعات پر میڈیا میں باقاعدگی کے ساتھ لکھتے رہتے ہیں۔ چند اداروں جن کی انہوں نے بنیاد رکھنے میں مدد کی، اور دیگر اداروں کے ذریعے جن کے وہ سربراہ رہے یا ان کے بورڈ کے رکن رہے، انہوں نے پاکستان میں صحافیوں اور میڈیا بالخصوص پرائیویٹ براڈ کاسٹ سیکٹر کیلئے مضبوط تر قانونی اور پیشہ وارانہ ماحول کی بھرپور وکالت اور سعی کی۔ شمال مغربی صوبہ سرحد (این ڈبلیو ایف پی)، وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں (فاٹا) اور بلوچستان پر انہوں نے خاص طور پر توجہ دی۔

مظہر عارف

مظہر عارف ایک جانے پہچانے صحافی، محقق، مضمون نگار اور سرگرم کارکن ہیں۔ وہ بطور ایگزیکٹو ڈائریکٹر متبادل میڈیا و ریسرچ سوسائٹی کی سربراہی کر رہے ہیں۔ انہوں نے سماجی، سیاسی، ثقافتی اور ماحولیات سے متعلق مسائل پر متعدد پیپر اور تحقیقی رپورٹیں شائع کی ہیں۔ وہ انگریزی، اردو اور سرائیکی زبانوں کے متعدد اخبارات میں باقاعدگی کے ساتھ مضامین لکھتے رہتے ہیں۔

وہ بنکاک کی چولا لانگ کارن یونیورسٹی اور پاکستان کی چار یونیورسٹیوں میں میڈیا اور تنزلی شور اور متبادل میڈیا پر لیکچر دیتے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ متعدد بین الاقوامی ورکشاپوں، کانفرنسوں میں شرکت کر چکے ہیں جبکہ ایشیا، یورپ اور افریقہ کے مختلف ممالک میں سٹڈی ٹورز اور کورسز میں شریک رہے ہیں۔

انڈویجوئل لینڈ

جہاں ہر فرد کی اہمیت ہے

انڈ ویجوئل لینڈ (IL) ایک غیر جانبدار اور غیر منافع بخش روشن خیال سول سوسائٹی گروپ ہے۔ اس نے اب تک گورننس، قانون کی حکمرانی، سول سوسائٹی اور جمہوری ترقی کو فروغ دینے کیلئے کام کیا ہے۔ انڈویجوئل لینڈ (IL) کو قانون سازوں اور سول سوسائٹی کی تنظیموں کے ساتھ کام کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔ لہذا اس کی ایک مضبوط قومی بنیاد ہے اور اسے سول سوسائٹی اور پارلیمانی کمیٹیوں کے درمیان رابطوں کو مضبوط کرنے اور باضابطہ کیلئے اقدامات اٹھانے کا تجربہ حاصل ہے۔ IL کا دنیا کے بارے میں نظریہ روشن خیال اقدار پر مبنی ہے۔ یہ سب سے پہلے فرد، پھر فرد کی آزادی اور بعدازاں افراد کے حوالے سے سماجی ذمہ داری پر یقین رکھتا ہے۔ روشن خیال، سیکولر افراد جن کا عقیدہ ہے کہ ریاست فرد کیلئے ہے نہ کہ فرد ریاست کیلئے، کم از کم حکومت غنیمت ہے، نجی ملکیت ترقی کی بنیاد ہے نیز مارکیٹ کو کشادہ کرنے اور عالمی پیمانے پر وسیع کرنے کی ضرورت ہے، کیلئے پلیٹ فارم مہیا کرتا ہے۔

www.individualland.com/FIRM

www.individualland.com info@individualland.com